تاریخ عالم کی اہم شخصیات

سائرس اعظم

www.pdfbooksfree.pk

اسلم راہی
ایم اے

تاریخ عالم کی اہم شخصیات

سائرس اعظم

اسلم راہی ایم اے

شمع بک ایجنسی
نوید اسکوائر
نیو اردو بازار
کراچی
Ph:2773302

www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب	سائرس اعظم
مصنف	اسلم راہی ایم اے
پرنٹر	واحد پرنٹر کراچی
قیمت	-/30 روپے

اسٹاکسٹ

صابری دارالکتب	اردو بازار لاہور
عوامی کتاب گھر	اردو بازار لاہور
فہیم بک ڈپو	اردو بازار لاہور
اشرف بک ایجنسی	اقبال روڈ راولپنڈی
شمع بکسٹال	ریگل روڈ فیصل آباد
کتب خانہ مقبول عام	جھنگ بازار فیصل آباد
	اردو بازار کراچی
رشید نیوز ایجنسی	فریئر مارکیٹ کراچی
الحبیب نیوز ایجنسی	اسٹیشن روڈ حیدر آباد

www.pdfbooksfree.pk

عرض ناشر

ادارہ شمع بک ایجنسی کی عرصہ دراز سے یہ کوشش تھی کہ تاریخ پر چھوٹی اور مختصر کتابیں شائع کی جائیں۔ جن سے بچے بوڑھے اور جوان سب ہی استفادہ حاصل کر سکیں۔ مگر مشکل یہ تھی کہ تاریخ پر قلم کس سے اٹھانے کو کہا جائے کیونکہ ہمارے ہاں تاریخ کے نام پر کچھ ایسی کتب ملتی ہیں۔ جن میں سرے سے تاریخ نام کی کوئی چیز نہیں بس قصے کہانیاں یا رومانس بھر دیا گیا ہے۔

ادارہ کی نظر مشہور و معروف تاریخ داں اسلم راہی صاحب پر پڑی اور ہم نے ان سے رابطہ کیا اور مشہور و معروف مسلمان و غیر مسلم تاریخی شخصیات پر قلم اٹھانے کو کہا۔ وہ جلد ہی راضی ہو گئے۔ اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ ہم نے قوم کو تاریخ کا اصل چہرہ دکھایا ہے۔ اور تاریخ کو تاریخ ہی پیش کیا ہے۔ نا کہ من گھڑت قصے کہانیاں۔

ہمارے ادارے نے تقریباً 100 کے قریب تاریخی شخصیات پر کتب شائع کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ ان میں مشہور و معروف جلیل القدر سپہ سالار، بادشاہ، جرنیل، فاتح وغیرہ شامل ہیں اور ایسی غیر مسلم شخصیات کو بھی لیا گیا ہے۔ جن کے بغیر تاریخ نامکمل ہے۔ ان میں کچھ شخصیات ایسی بھی ہیں جنہیں پہلی بار کتابی صورت میں شائع کرنے کا اعزاز ہمارے ادارے کو حاصل ہو رہا ہے۔ مشہور و معروف شخصیات مثلاً صلاح الدین ایوبی،

حیدرعلی، ٹیپو سلطان، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، نورالدین زنگی، محمود غزنوی، موسیٰ بن نصیر، الپ ارسلان، ملک شاہ سلجوقی، عمادالدین زنگی، خیرالدین باربروسا وغیرہ اس کے علاوہ چنگیز خان، ہلاکو خان، ہیلن آف ٹرائے، نپولین بوناپارٹ، سکندر اعظم، ہٹلر وغیرہ جیسی شخصیات کو بھی شامل کیا ہے۔ ہماری اس تاریخی سلسلے کی فہرست کافی طویل ہے۔

ہمارے ادارے نے وطن عزیز کے طالبعلموں کو تاریخ کی طرف لانے کی جو کوشش کی ہے اس میں ہمیں آپ کے تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی ہم حکومت پاکستان سے بھی یہ گزارش کریں گے کہ وہ اس تاریخی سلسلے کو اسکولوں اور کالجوں کی سطح پر **سلیبس** کے طور پر شامل کرے۔

اسلم راہی صاحب کے خیالات سے آپ اختلاف تو کر سکتے ہیں مگر انکار نہیں۔ اختلاف کرنا ہر آدمی کا حق ہے اور ضروری نہیں کہ ہمارا ادارہ بھی مصنف کے تمام خیالات سے متفق ہو۔

مگر مصنف نے جس طرح تاریخ کو کھنگال کر مختصر صفحات میں پیش کیا ہے۔ اس کے لیے یہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ہم تاریخ سے منہ نہیں موڑ سکتے ہمیں تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہم میں پھر صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، حیدر علی، ٹیپو سلطان اور نورالدین زنگی جیسی شخصیات جنم لیں۔ جو قومیں تاریخ سے سبق حاصل نہیں کرتیں، جو قومیں تاریخ کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں، جو قومیں تاریخ کو گزرا ہوا کل کہہ کر رد کر دیتی ہیں۔ وہ قومیں کبھی ترقی نہیں کرتیں۔ تباہی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ آیئے ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خالد علی

اس کا نام "کرزوش" تھا باپ کا نام کمبوجیہ تھا۔ یونانیوں نے اسے "سائرس" کہہ کر پکارا کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ قرآن مقدس کی سورۃ کہف میں "ذوالقرنین" نام کی جس شخصیت کا ذکر کیا ہے وہ بھی "کرزوش یا سائرس" تھا۔

حالانکہ قرآن مقدس کے کچھ مفسرین نے سکندر اعظم کو قرآن کا "ذوالقرنین" قرار دیا تھا لیکن بعد کے محققین نے کہا کہ سکندر اعظم کو قرآن کا "ذوالقرنین" قرار نہیں دیا جا سکتا اس لئے کہ نہ تو وہ خدا پرست تھا اور نہ عادل اور نہ مفتوح قوموں کے لئے فیاض تھا اور نہ اس نے کوئی دیوار بنائی تھی جس کا ذکر قرآن مقدس میں آیا ہے۔ اب محققین فیصلہ کن طور پر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قرآن کا "ذوالقرنین" یونان کا بادشاہ سکندر نہیں بلکہ یہ قدیم ایران کے ہنحامنشی خاندان کا شہنشاہ "کرزوش" ہے جسے تاریخ کے اوراق میں "سائرس" کہہ کر بھی پکارا گیا ہے۔ اس کا زمانہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے لگ بھگ پانچ سو برس پہلے کا ہے اور کرزوش کے بجائے یہ "سائرس" کے نام سے زیادہ مشہور ہوا۔

دراصل ایران کے قدیم باشندے آریائی نسل سے تعلق رکھتے تھے ان

www.pdfbooksfree.pk

لوگوں نے تقریباً چار ہزار قبل مسیح میں چراگاہوں کی تلاش میں پامیر سے نکل کر ایران کا رخ کیا۔ شروع شروع میں یہ لوگ بخارا اور سمرقند میں آ کر آباد ہوئے۔ وہاں کے حالات سازگار معلوم نہ ہوئے تو مزید جنوب کی طرف بڑھے۔

جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے یہ آریا دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ایک گروہ میڈیا میں آباد ہو گیا جو ”آل ماد“ کہلایا اور انہوں نے مرکزی شہر ہمدان کو بنایا جس کا قدیم نام ”اگبتانا“ تھا۔ ”اگبتانا“ کے معنی اکٹھے ہونے کے ہیں آریاؤں کا وہ گروہ جنہیں ”آل ماد“ کہتے ہیں ان کا خیال تھا کہ ان کے آباؤ اجداد جو پہلے خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے اسی مقام پر کوہستان ”الوند“ کی مقدس پہاڑیوں کے نزدیک پہلی مرتبہ اکٹھے ہوئے، یہیں انہوں نے رہائش اختیار کی لہٰذا یہ شہر ”اگبتانا“ کہلایا جو آج کل ”ہمدان“ کے نام سے مشہور ہے۔

ایرانیوں کا وہ گروہ جو ہمدان کے آس پاس جا کر آباد ہوا اور ”آل ماد“ کہلایا یہ لوگ شروع شروع میں ریوڑ چراتے تھے رفتہ رفتہ کھیتی باڑی بھی کرنے لگے لیکن یہاں انہیں چین نصیب نہ ہوا اس لئے کہ ان کے پڑوس میں ”آشوری عرب“ آباد تھے اور ایک قدرتی شاہراہ ”میسوپوٹیمیا“ سے نکل کر کوہستان ناگروس سے ہوتی ہوئی آل ماد کی طرف آتی تھی۔ اسی راستے سے جنگجو آشوری آئے دن آل ماد پر حملہ آور ہوتے رہتے تھے لہٰذا انہیں مجبوراً اپنی سلامتی کی خاطر آشوریوں کو باج یعنی خراج ادا کرنا پڑتا تھا۔ رفتہ رفتہ انہوں نے طاقت اور قوت

پکڑ لی اور خراج دینا بند کر دیا۔

آریاؤں کا وہ گروہ جو آل ماد کہلایا ان کے پہلے حکمران کا نام ”دیوکس“ تھا اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ”فراورتیش“ آل ماد کا حکمران بنا اس کے بعد اس کا بیٹا ”کیا کسارا“ بادشاہ ہوا۔ ”کیا کسارا“ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ”آستیاگس“ آل ماد کا بادشاہ بن گیا تھا۔ تاج و تخت کا وارث ہوا یہ اپنے باپ کی طرح بہادر جنگجو اور دانشمند نہ تھا لہٰذا آریاؤں کا دوسرا گروہ جن کا بادشاہ اس وقت سائرس یعنی کرزوش تھا ان پر حملہ آور ہوا اور ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

یہ آریوں کے ایک گروہ کی تفصیل ہے جہاں تک آریاؤں کے دوسرے گروہ کا تعلق ہے تو آریوں کا یہ دوسرا گروہ مشرقی ایران سے ہوتا ہوا جنوبی ایران کے علاقے پارس پہنچا وہاں جا کر آباد ہو گیا۔ وہاں اس نے جو اپنے لئے شہر آباد کیا اس کا نام انہوں نے ”پارساگرد“ رکھا یہی شہر ان کا مرکزی شہر کہلایا آریوں کے اس گروہ میں تین بڑے بڑے قبیلے تھے ایک کا نام ”بازارگد“ دوسرے کا نام ”مارفین“ اور تیسرے کا نام ”مارسپین“ تھا۔

کرزوش یعنی سائرس اعظم کا تعلق انہی تین بڑے قبیلوں کے ایک ذیلی اور چھوٹے قبیلے کے ہخامنشی سے تھا۔ اس خاندان کا پہلا بادشاہ جو ”پارساگرد“ میں حکمران ہوا اس کا نام ہخامنشی تھا۔ اس بناء پر یہ ہخامنشی کہلائے۔ ہخامنشی کے بعد اس کا بیٹا ”چیش پیش“ پارس میں آ کر آباد ہونے والے آریوں کا حکمران بنا اس کے بعد اس کا بیٹا کمبوجیہ اول آریوں کے اس دوسرے گروہ کا حکمران ہوا۔ کمبوجیہ اول کے بعد اس کا بیٹا کرزوش بادشاہ بنا۔ یہی کرزوش سائرس اعظم بھی

www.pdfbooksfree.pk

کہلاتا ہے پہلے یہ چھوٹے سے علاقے کا حکمران تھا اور جب اس نے مختلف علاقوں کو فتح کرتے ہوئے اپنی سلطنت کو وسعت دی تو یہ کرزوش اور سائرس سے کرزوش اعظم اور سائرس اعظم کہلانے لگا۔

کرزوش یعنی سائرس اعظم کا شمار دنیا کے اس عظیم بادشاہوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے پورے عہد حکومت کو تابناک بنا کر رکھ دیا تھا اس نے اپنے خاندان یعنی ہنحامنشیوں کی حکومت کو اتنا مستحکم اور مضبوط کیا کہ یہ حکومت لگ بھگ دو سو سال تک بڑے جاہ و جلال کے ساتھ قائم رہی بلآخر کرزوش اعظم کے خاندان کے آخری بادشاہ داریوش سوئم یعنی دارا کو سکندر اعظم کے ہاتھوں شکست ہوئی اور اس خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

سائرس اعظم کی پیدائش و بچپن سے متعلق دھندسی چھائی ہوئی ہے۔ پیدائش سے متعلق دو روایات ہیں۔

پہلی روایت جو مؤرخین بیان کرتے ہیں وہ بہت عجیب و غریب ہے وہ اس طرح ہے کہ آریوں کے دوسرے گروہ جس کو آل ماد کہتے ہیں اس کے آخری بادشاہ آستیاگس نے ایک رات خواب دیکھا کہ اس کی بیٹی "ماندان" کے بطن سے ایک درخت پیدا ہوا ہے جس نے پورے ایشیاء کو گھیرے میں لے لیا تھا۔

مادی بادشاہ آستیاگس یہ خواب دیکھ کر بڑا پریشان اور فکر مند ہوا لہٰذا اس نے اپنے مصاحبوں اور اپنے نجومیوں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے اس کے خواب کا حال سن کر یہ تعبیر پیش کی کہ آستیاگس کی بیٹی ماندان کے ہاں جو

لڑکا پیدا ہوگا وہ آریوں کے اس گروہ کو جسے آل ماد کہتے ہیں ختم کرنے کا باعث ہوگا بلکہ پورے ایشیاء پر اس کا تسلط ہو جائے گا۔

کچھ عرصے بعد یہ خواب اور اس کی تعبیر آئی گئی سی بات ہو گئی جب آستیاگس کی بیٹی ماندان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو آستیاگس کو اپنا خواب اور اس کی تعبیر یاد آ گئی۔

کہنے والے کہتے ہیں کہ آستیاگس کی بیٹی جس کا نام ماندان تھا وہ کرزوش کے باپ کمبوجیہ کی بیوی اور کرزوش کی ماں تھی جب آستیاگس کو بیٹے کی ولادت کا علم ہوا تو وہ سمجھ گیا کہ اسی بچے کی وجہ سے اس کی حکومت جاتی رہے گی۔ لہٰذا اس نے اس بچے کا خاتمہ کرنے اور اسے ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کر لیا۔

آستیاگس نے اپنی بیٹی کے اس بچے کو ایک سالار "ہارپیگ" کے سپرد کر دیا اور اسے حکم دیا کہ اس بچے کو قتل کر دیا جائے تاکہ آنے والے دور میں یہ "مادی سلطنت" کے لئے خطرے کا باعث نہ بنے۔

ہارپیگ بنیادی طور پر ایک نرم دل انسان تھا وہ اس بچے کے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا تھا۔ لہٰذا اس نے اس بچے کو ایک گڈریئے کے سپرد کر دیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اس بچے کا خاتمہ کر دے۔

اب گڈریئے کی خوش قسمتی کہ اس کے ہاں پہلے کوئی اولاد نہ تھی جس وقت ماندان کا وہ بچہ اس کے حوالے کیا گیا تو اس کے چند ہی دن بعد اس کی بیوی کے ہاں ایک مردہ بچہ پیدا ہوا اس لئے کہ اس کے ہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا تھا وہ مردہ ہی پیدا ہوتا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

گڈریئے کی بیوی نے جب اپنے مردہ بچے کو دیکھا تو اپنے شوہر سے کہا کہ وہ ماندان کے بچے کو ہلاک نہ کرے اسے وہ اپنا بچہ سمجھ کر پرورش کرے گی۔ ممکن ہے یہ بچہ زندہ رہ جائے اور ہماری زندگی کا سہارا بنے۔

گڈریا اپنی بیوی کی اس تجویز سے متفق ہو گیا اب اس نے یہ تدبیر کی کہ زندہ بچے کو تو چھپا دیا اور مردہ بچہ مادیوں کے بادشاہ آستیاگس کے سالار ہارپیگ کو دکھا کر کہہ دیا کہ بچے کو اس نے مار دیا ہے لہٰذا اسے دفن کر دیا۔

آگے مزید کہا جاتا ہے کہ اس گڈریئے نے بچے کا نام کرزوش رکھا اس کی بیوی نے بچے کی بہترین پرورش کی جب کوروش بڑا ہوا تو ایک دن وہ اپنے ساتھیوں سے کھیل رہا تھا۔ کھیل ہی کھیل میں بچوں نے اسے اپنا بادشاہ بنایا۔ بادشاہ بن کر کرزوش نے اپنے ساتھیوں میں سے بعض کو اپنا محافظ اور بعض کو اپنا ایلچی مقرر کیا۔

بچوں کو جو وہ حکم دیتا وہ اس کی تعمیل کرتے لیکن آل ماد کے ایک امیر زادے نے کرزوش کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ کرزوش نے نافرمانی پر اسے سزا دی۔ امیر زادے کو سخت رنج ہوا۔ اس نے جا کر اپنے باپ سے کرزوش کی شکایت کی وہ امیر آستیاگس کے دربار میں شکایت لے کر حاضر ہوا جس کے جواب میں بادشاہ نے کرزوش اور اس کے گڈریئے باپ کو دربار میں طلب کر لیا۔

کرزوش اور وہ گڈریا دونوں جب دربار میں حاضر ہوئے بادشاہ نے کرزوش کو سرزنش اور ملامت کی اور کہا۔

"تو نے ایک چرواہے کا بیٹا ہو کر اتنی بڑی جرأت کی تجھے یہ جسارت کیونکر ہوئی کہ ایک امیر زادے کو تو نے سزا دی۔"

بادشاہ کے اس جواب میں کرزوش بڑی جرأت مندی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"کھیل ہی کھیل میں ان سارے لڑکوں نے مجھے بادشاہ بنایا تھا میں نے جس کو حکم دیا اس نے تعمیل کی لیکن اس نے میرا حکم ماننے سے انکار کیا میں اس وقت چونکہ بادشاہ تھا مجھے اس کو نافرمانی کی سزا دینے کا حق تھا اس لئے میں نے اسے سزا دی۔"

سائرس یعنی کرزوش جس وقت آل ماد کے بادشاہ آستیاگس کی اجازت سے گفتگو کر رہا تھا آستیاگس کی نظر اس کے چہرے پر پڑی اس میں اسے اپنی شباہت نظر آئی بادشاہ نے امیر کی دلجوئی کر کے اسے تو رخصت کر دیا لیکن ان دونوں یعنی سائرس اور گڈریئے دونوں کو روک لیا۔

بادشاہ نے چرواہے سے سوال کیا۔

"کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟"

ساتھ ہی بادشاہ نے اسے دھمکی دی کہ سچ سچ بتانا جھوٹ بولو گے تو کڑی سزا ملے گی۔

چرواہے کے جی میں پہلے تو آیا کہ حقیقت حال چھپا لے اور کہہ دے کہ سائرس میرا ہی بیٹا ہے لیکن بادشاہ کی طرف سے سزا ملنے کے خوف کے تحت آخر اس نے حقیقت بتا دی کہ یہ بچہ میرے حوالے کیا گیا تھا یہ میرا بیٹا نہیں میرا بیٹا

www.pdfbooksfree.pk

مردہ پیدا ہوا تھا۔ جسے میں نے دفن کر دیا اور اس بچے کو اپنا بیٹا جان کر اس کی پرورش شروع کر دی۔

اس طرح آستیاگس کو معلوم ہو گیا کہ یہ بچہ وہی ہے جسے ماندان نے جنم دیا تھا اس پر اس بات کا بھی انکشاف ہو گیا کہ اس کے سپہ سالار ہارپیگ نے اس بچے کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ بچے کو اس نے چرواہے کے حوالے کر دیا تھا کہ اس کا خاتمہ کر دے لیکن چرواہے نے اس بچے کا خاتمہ کرنے کی بجائے اپنا بیٹا بنا کر اس کی پرورش کی۔

چرواہے کے اس انکشاف پر مادیوں کے بادشاہ آستیاگس کے دل میں ایک خوف اور وحشت پیدا ہو گئی۔ اس انکشاف کے بعد اس نے اپنے سارے مصاحبوں اور نجومیوں کو بلایا اور انہیں اپنی بیٹی ماندان کے بچے کے زندہ ہونے کی پوری تفصیل کہہ سنائی تھی۔ ساتھ ہی اس نے ان سے خواب کے اثر سے محفوظ رہنے کی تدبیر بھی پوچھی۔

اس کے جواب میں ان مصاحبوں اور نجومیوں نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا۔

”اگر وہ بچہ جس کے مروانے کا حکم دیا گیا تھا وہ زندہ ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ یزداں یعنی خدا کی اسے حمایت حاصل ہے دوسرے یہ کہ وہ ایک مرتبہ کھیل ہی کھیل میں چونکہ بادشاہ بن چکا ہے دوسری دفعہ بادشاہ نہیں بنے گا اس لئے اب تشویش کی کوئی بات نہیں ہے اور اس بچے سے اب آستیاگس کو کوئی خطرہ نہیں۔“

آل ماد کا بادشاہ آستیاگس یہ جواب سن کر مطمئن ہو گیا اور سائرس کی

طرف سے جو اس کے دل میں وحشت اور خوف تھا وہ جاتا رہا لیکن بادشاہ کو ایک بات کا دکھ اور صدمہ ضرور رہا وہ یہ کہ اس نے اس بچے کو اپنے سپہ سالار ہارپیگ کے حوالے کیا تھا اور اس ہارپیگ نے بچے کو قتل نہ کر کے ایک طرح سے بادشاہ کی نافرمانی کی تھی اور اسے بادشاہ نے ناپسند کیا تھا اور اسے اپنے سپہ سالار ہارپیگ پر بے پناہ غصہ اور غضب بھی تھا۔ لہٰذا اس نے اپنے سپہ سالار ہارپیگ سے بھی انتقام لینے کا تہیہ کر لیا وہ اپنے سپہ سالار ہارپیگ کو اپنے حکم کی خلاف ورزی کی کڑی سزا دینا چاہتا تھا۔

اسے سزا دینے کا طریقہ مادیوں کے بادشاہ نے یہ اختیار کیا کہ اس نے ہارپیگ کے بیٹے کو پوشیدہ طور پر قتل کرا کر اس کا گوشت ہارپیگ کو کھلا دیا۔ جب یہ خبر ہارپیگ کو پہنچی تو وہ اس وقت تو خاموش رہا بظاہر اس صدمے کو سہہ گزرا اور اپنی وفاداری اور جان نثاری میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔

لیکن بیٹے کا داغ سینے میں چھپائے ہوئے موقع کا منتظر رہا اب ہارپیگ نے بھی اپنے دل میں یہ بات ٹھان لی تھی کہ جونہی کوئی موقع ملا تو اپنے بادشاہ آستیاگس سے اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام ضرور لے گا اس طرح سائرس تو بچ گیا لیکن سپہ سالار ہارپیگ کا بیٹا قتل ہو گیا۔

مؤرخین آگے لکھتے ہیں کہ جب کرزوش کو خبر ہوئی کہ وہ اس چرواہے اور گڈریئے کا بیٹا نہیں بلکہ وہ پارس کے حکمران کمبوجیہ کا بیٹا ہے تب وہ گڈریئے کے ہاں سے نکل کر اپنے باپ کمبوجیہ کے پاس چلا گیا۔ کمبوجیہ اس وقت ایک کمزور حکمران تھا اور وہ آل ماد کے حکمرانوں کا ماتحت ہی خیال کیا جاتا تھا اور

www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ہی کمبوجیہ آل ماد کے حکمرانوں کو خراج بھی ادا کیا کرتا تھا حالانکہ دونوں ہی گروہ آرین تھے لیکن ماد چونکہ طاقتور تھے لہٰذا پارس والوں سے خراج وصول کرلیا کرتے تھے۔

سائرس اعظم کی پیدائش سے متعلق دوسری روایت اور رائے یہ ہے کہ سائرس حقیقت میں کسی ماندان نام کی عورت کا بیٹا نہیں تھا بلکہ یہ پارس کے حکمران کمبوجیہ کا بیٹا تھا اور اس کی وفات کے بعد پارس کا حکمران بنا۔

جہاں تک ماندان کا تعلق ہے جسے سائرس کی ماں کہا جاتا ہے تو وہ دراصل آل ماد کے آخری بادشاہ آستیاگس کی بیوی تھی اور بابل کے حکمران بخت نصر کی بیٹی تھی تاہم بعد کے دور میں جب ایک بار آستیاگس نے کمبوجیہ اور اس کے بیٹے سائرس دونوں کو اپنے شہر ہمدان میں طلب کیا اور یہ دونوں جب ہمدان پہنچے تو وہاں قیام کے دوران آستیاگس کی بیوی ماندان نے کرزوش کو اپنا منہ بولا بیٹا کہا تھا اس بناء پر کہ اسے کرزوش کی جرأت مندی پسند تھی۔ ساتھ ہی وہ اپنے شوہر آستیاگس سے انتہائی درجہ کی نالاں تھی اور اس سے نفرت کرتی تھی اسی نفرت کے نتیجہ میں اس نے اپنی محبت ایک ماں کی حیثیت سے کرزوش پر نچھاور کردی تھی۔ اس بناء پر شاید کچھ مؤرخین کو شک گزرا کہ ماندان سائرس کی ماں تھی۔ حقیقت میں ایسا نہیں جبکہ ماندان بابل کے بادشاہ بخت نصر کی بیٹی اور ہمدان یعنی اگبتانا کے بادشاہ آستیاگس کی بیوی تھی۔

آل ماد کا بادشاہ آستیاگس چونکہ ایک طاقتور حکمران تھا اس کے علاوہ سائرس اور اس کا باپ کمبوجیہ چھوٹے علاقے کے حکمران تھے اور اس سے کمزور

بھی تھے لہٰذا کرزوش کا باپ کمبوجیہ آستیاگس کا ایک طرح سے خراج گزار تھا اور ایک لحاظ سے جب کبھی بھی مادیوں کا بادشاہ آستیاگس کمبوجیہ اور اس کے بیٹے سائرس کو طلب کرتا تو وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کے مرکزی شہر اگبتانا یعنی ہمدان پہنچ جاتے تھے۔ آخری بار جب آستیاگس کے بلاوے پر کمبوجیہ اور اس کا بیٹا سائرس اگبتانا گئے تو مادیوں کے بادشاہ آستیاگس نے کرزوش کو اپنے شمالی علاقوں کی مہم پر روانہ کیا تھا اور اس مہم کے دوران آستیاگس نے اپنے سپہ سالار کے بیٹے کو جان بوجھ کر ہلاک کردیا تھا اور آستیاگس کا سپہ سالار ہارپیگ اس کوشش میں تھا کہ اسے کوئی ایسا موقع ملے تو وہ آستیاگس کو نقصان پہنچائے یا اسے تاج و تخت ہی سے محروم کرکے رکھ دے۔

www.pdfbooksfree.pk

اپنے باپ کے مرنے کے بعد سائرس جب تخت نشین ہوا اور اس کی تاجپوشی کی رسم ادا کی گئی تو اس کی عمر اس وقت 38 سال کی تھی جو تاج اسے پہنایا گیا وہ اس بات کی علامت تھا کہ اسے اس کے مرکزی شہر پارساگرد اور اس کے آس پاس کے جتنے قبائل ہیں ان کا سردار اور حکمران مان لیا گیا ہے۔

سائرس کی تاجپوشی کی رسم پارسیوں کی دیوی اناہیتا کے معبد میں ادا کی گئی تھی یہ معبد نیا نیا بن کر تیار ہوا تھا اور ایک دریا کے کنارے تھا۔ اس کے علاوہ اپنی دیوی اناہیتا کو اہل پارس پانی کی دیوی بھی خیال کرتے تھے پانی کے کنارے تاجپوشی کی رسم اس لئے بھی ادا کی گئی تھی کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ بہتا ہوا پانی ان کے لئے مبارک ہے اس کے علاوہ یہ بات بھی تھی کہ دیوی کے مندر میں تاجپوشی ادا کرنے سے اس کی پریشانی اور اندیشوں میں کمی ہو سکتی تھی۔

تاجپوشی کی اس رسم میں لوگوں کو مقامی رسم کے مطابق کھانا پیش کیا گیا۔ اس دسترخوان پر پتوں پر انجیر سجا کر رکھے گئے تھے اور ساتھ میں چھاچھ پیش کی گئی

تھی اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

جو بڑے بڑے سردار سائرس کی تاجپوشی کی تقریب میں شریک ہوئے سائرس نے انہیں چاندی کی بنی ہوئی بیش بہا چیزوں کے تحفے دیئے۔

سائرس کا باپ بڑی سادہ زندگی بسر کرتا رہا تھا لیکن تخت نشین ہونے کے بعد اور بادشاہت سنبھالنے کے بعد سائرس سے کہیں اعلیٰ وارفع ہو اور یہ محل ایسا ہو جس سے اس کی شان و شوکت اور بادشاہت کی غمازی ہو۔

یہ نیا محل بنانے کے لئے اس نے بابل سے ماہرین فن بلوائے یہ لوگ اپنے فن کے استاد مانے جاتے تھے سائرس سے پہلے اس کا باپ جس شاہی عمارت میں رہا کرتا تھا اسے گرا کر نئی بنیادوں پر ایک بہترین اور بہت بڑا محل تیار کروانا شروع کر دیا تھا تاجپوشی سے کہیں پہلے سائرس کی شادی ہو چکی تھی اور اس کی بیوی کا نام ''کاسندان'' تھا۔ اس کاسندان سے سائرس کے دو بیٹے تھے بڑے بیٹے کا نام اس نے اپنے باپ کے نام پر کمبوجیہ رکھا تھا جبکہ چھوٹے بیٹے کا نام اس نے بردیہ رکھا تھا جس کے معنی بارآور اور کامیاب کے تھے۔

بابل سے آنے والے کاریگروں کو سائرس نے یہ بھی حکم دیا کہ جو محل اس کے لئے تیار کیا جائے اس کی بنیادیں کسی معمولی پتھر کی نہیں بلکہ سنگ مرمر کی ہوں۔ ڈیوڑھی کے ستون بھی سنگ مرمر کے تجویز کئے گئے۔ یہ طے پایا کہ دربار کا ایوان اتنا ہی وسیع ہو جتنا اگبتانا کے حکمران آستیاگس کا تھا اس نے یہ بھی حکم دیا کہ ایوان کے ستون بالکل اسی طرح ہوں جیسے اگبتانا کے ہیں۔ ہر ستون 40 فٹ اونچا اور گولائی میں ایسا ہو کہ ایک آدمی دونوں بازو پھیلا کر اسے گرفت

www.pdfbooksfree.pk

میں نہ لے سکے۔

پرانی عمارت گرا کر نئی عمارت تعمیر کرنے سے پہلے سائرس نے اپنے بیوی بچوں کے لئے دریا کے کنارے پختہ اینٹوں کا ایک چھوٹا سا محل تعمیر کروایا تھا اس کے بعد پرانی عمارت کو گرا کر اس پر نیا محل تعمیر کرنا شروع کر دیا گیا تھا۔

تاجپوشی کے بعد سب سے پہلا کام اس نے محل کی تعمیر کا شروع کیا۔ دوسرا کام جو اس نے کیا وہ یہ تھا کہ اپنے محافظ دستوں کے ساتھ وہ اپنے مرکزی شہر پارساگر سے نکلا اور اپنے سارے علاقوں کا ایک بار اس نے دورہ کیا جن جن علاقوں جن شہروں میں سردار اور والی تھے ان کی احوال پرسی کی، اس طرح تاجپوشی کے بعد اس نے اپنی رعایا کے لوگوں سے رابطہ قائم کیا۔ ان کے احوال جاننے کی کوشش کی، اس کے ایسا کرنے سے اس کی سلطنت کے لوگ اس سے خوش اور مطمئن ہو گئے تھے۔

اپنے سارے علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد سائرس واپس اپنے مرکزی شہر پارساگرد آیا اس کی غیر موجودگی میں بابل سے منگوائے جانے والے کاریگر اور صناع اس کے لئے محل تعمیر کرتے رہے تھے اور اب صرف محل کی چھتیں ڈالنا رہ گئیں تھیں۔

ان حالات میں قوم ماد کے بادشاہ آستیاگس کی طرف سے ایک قاصد کو روش کی طرف آیا۔ قوم ماد کو میڈیا بھی کہہ کر پکارا جاتا تھا جب سائرس کو خبر دی گئی کہ مادیوں کے بادشاہ کی طرف سے ایک قاصد اس سے ملنا چاہتا ہے تب سائرس نے قاصد کو نئے تعمیر ہونے والے قصر ہی میں بلا لیا جس کی ابھی چھت

نہیں پڑی تھی لیکن اس کے اندر سنگ مرمر کا تخت تیار کر دیا گیا تھا۔

سائرس اسی تخت پر بیٹھا اور آستیاگس کے قاصد کو اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا آنے والے اس قاصد کا نام ابرداد تھا۔

قدیم دور کے آریوں میں یہ طریقہ اور رسم چلی آتی تھی کہ جب کوئی بادشاہ اپنا قاصد دوسرے بادشاہ کے دربار میں بھیجتا تو دستور کے مطابق اس ملک کے لئے تحفے ضرور بھیجے جاتے تھے مگر آستیاگس کا قاصد ابرداد سائرس کے لئے کچھ بھی نہ 'لے کر آیا تھا۔ وہ قاصد باریش اور سن رسیدہ شخص تھا اس کے ساتھ دو باریش اور ڈھلی ہوئی عمر کے محرر اور کاتب بھی تھے جن کے ذمہ آستیاگس نے یہ کام لگایا تھا کہ قاصد ابرداد کی جو گفتگو سائرس کے ساتھ ہی اس کا ایک ایک لفظ سن کر لکھ لیا جائے۔

آنے والے اس قاصد کے ہاتھ میں ایک عصا تھا جس کی مٹھ کی شکل طلائی شاہین کی تھی جو اڑنے کے لئے پر تول رہا تھا آنے والا قاصد نام جس کا ابرداد تھا۔ اس نے سائرس کو مخاطب کر کے کہا۔

''میڈیا کے بادشاہ آستیاگس نے تمہیں طلب کیا ہے تمہارے علاوہ اور بہت سے ان حکمرانوں کو بھی اس نے طلب کیا ہے جو اس کے باجگوار اور اس کے ماتحت خیال کئے جاتے ہیں۔''

سائرس نے آنے والے ان قاصدوں کو جواب دیتے ہوئے کہا میں اب مادیوں کے بادشاہ آستیاگس کا مطیع اور فرمانبردار نہیں ہوں ایک آزاد حکمران اور بادشاہ ہوں لہٰذا میں اس کے بلاوے پر اس کے مرکزی شہر ہمدان نہیں جاؤں گا۔

www.pdfbooksfree.pk

کرزوش کا یہ جواب سن کر میڈیا کی سلطنت کے قاصد واپس چلے گئے اور جا کر آستیاگس کو وہ جواب سنایا جو سائرس نے انہیں دیا تھا۔ امیر آستیاگس ایک بہت بڑا لشکر تیار کر کے اس لشکر کی کمانداری اپنے سپہ سالار ہارپیگ کو دی اور اسے حکم دیا کہ وہ سائرس پر حملہ آور ہو کر اس کے سارے علاقوں کو فتح کر کے اس کے مرکزی شہر پارساگرد میں داخل ہو جائے۔

دوسری طرف سپہ سالار ہارپیگ اس تقرری پر بے حد خوش تھا وہ تو کسی موقع کی تلاش میں تھا کہ اسے موقع ملے اور اپنے بادشاہ سے اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام لے اب جو اسے لشکر کی کمانداری سونپی گئی اور پارس کی سلطنت پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا تب اس نے محسوس کیا کہ اپنے بادشاہ سے انتقام لینے کا وقت قریب آ گیا ہے بہر حال کچھ ظاہر کئے بغیر سپہ سالار ہارپیگ سائرس پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنے مرکزی شہر اگبتانا یعنی ہمدان سے کوچ کر گیا تھا۔

دونوں لشکر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے سائرس نے حالات کا جائزہ لئے بغیر کارروائی کرنے کا ارادہ کر لیا اپنے لشکر کے ساتھ وہ ایک دم حرکت میں آیا اور ہارپیگ کے لشکر پر حملہ آور ہوا حالانکہ ہارپیگ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی حرکت یا کارروائی کی ابتداء نہ ہوئی تھی۔

اپنے لشکر کے ساتھ بڑے طوفانی انداز میں سائرس میڈیا کے سپہ سالار ہارپیگ پر حملہ آور ہوا بڑی بڑی ڈھالیں قطار در قطار نیزوں کی انیاں کلہاڑیاں اور تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگی تھیں۔

دشمن پر یہ اچانک حملہ کر کے سائرس نے ایک طرح سے غلط قدم اٹھایا تھا اس لئے کہ ہارپیگ تو اس کے لشکر کے سامنے آ کر خیمہ زن ہو گیا تھا اور اس نے ابھی تک نہ لڑائی کا ارادہ ظاہر کیا تھا اور نہ حملہ آور ہونے کے لئے اس نے کوئی کارروائی کی تھی سائرس اس پر پہلے ہی حملہ آور ہو گیا لیکن اس حملے کے دوران سائرس بری طرح زخمی ہوا لہٰذا اس کے لشکری اسے لے کر اپنے پڑاؤ میں واپس چلے گئے۔

www.pdfbooksfree.pk

اس طرح سائرس کو اپنے دشمنوں کے خلاف کامیابی بھی نہ ہوئی اور وہ بری طرح زخمی بھی ہو گیا۔ بہر حال اپنے پڑاؤ میں جا کر اس نے اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرائی۔ کچھ دن ایسے ہی گزر گئے زخم اس کے ٹھیک ہو گئے۔ دوسری طرف حیرت کی بات یہ تھی کہ ہارپیگ ابھی تک اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا اس نے نہ جنگ کا ارادہ کیا تھا اور نہ جنگ کرنے کے لئے اس نے سائرس کو کوئی پیغام بھیجا تھا۔

اس ناکامی کے بعد سائرس کو اس کے سالاروں اور سرداروں نے مشورہ دیا کہ سائرس اپنے لشکر اور رعایا سمیت ان وسیع مغربی میدانوں کی طرف چلا جائے جو صحرائے ''نوورد کرمانی'' قبائل کے قلعہ بند شہروں کے پرلی طرف تھے۔ انہوں نے یہ دلیل دی کہ اس کی ایرانی رعایا اپنے گلوں سمیت تیزی سے نقل مکانی کر سکتی ہے اور ان کے یہاں سے نکل جانے کے بعد میڈیا کا سپہ سالار ہارپیگ ان کے مرکزی شہر پارساگرد میں جب داخل ہو گا تو اسے وہاں سے کچھ نہیں ملے گا زیادہ سے زیادہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ شہر کو آگ لگا کر اسے خاکستر کر سکتا ہے۔ سائرس نے اپنے سرداروں اور سالاروں کے اس مشورے کو رد کر دیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اگر ہم یہاں سے چلے گئے تو ایک بار پھر خانہ بدوش زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور جس طرح دوسرے خانہ بدوش چراگاہوں یا نہ معلوم زرخیز خطوں کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں اس طرح ہم بھی پھریں گے مگر سائرس ایسا نہیں چاہتا۔

پھر کئی روز تک اپنے خیمے میں اکیلا بیٹھ کر وہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے سوچتا رہا۔ اس دوران حیرت کی بات کہ آستیاگس کا سپہ سالار ہارپیگ بس پڑاؤ کئے رہا اور اپنے پڑاؤ میں پڑا رہا۔ اس نے سائرس اور اس کے لشکر پر حملہ آور ہونے کی کوئی کوشش نہ کی۔ اس دوران ہارپیگ سے نمٹنے کے لئے سائرس کو ایک ترکیب سوجھی۔

اس نے اس ترکیب کو اپنے دل میں رکھا اس نے کسی سردار اور کسی سالار پر ظاہر نہ کیا یہاں تک کہ اس نے اپنے سالاروں کو حکم دیا کہ اپنے لشکر کو کسی ایسی جگہ پڑاؤ کرنے دیں جو دشمن کی آنکھ سے اوجھل ہو اور اس نے یہ بھی حکم دیا کہ چند سوار حفاظتی خندق میں متعین کئے جائیں تاکہ مادوالوں کی طرف سے کسی بھی حملے کا دفاع کیا جا سکے۔

پھر رات کے وقت سائرس نے اپنے لشکر کے بہترین بیس 20 تیغ زنوں کا انتخاب کیا ان میں سے دو تیغ زنوں کو اپنے خیمے کے دونوں طرف پہرہ دینے پر مقرر کیا۔ تاکہ ہر کوئی یہی سمجھے کہ سائرس اپنے خیمے کے اندر موجود ہے۔ باقی 18 کو لے کر وہ ہارپیگ کے لشکر کی طرف بڑھا تھا۔ ان 18 آدمیوں کا انتخاب کرنے کے بعد کرزوش نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

اب ہم نے دشمن کے خلاف کارروائی کرنی ہے اور دشمن کے سپہ سالار ہارپیگ کو گرفتار کرنے کی کوشش کرنی ہے اور اگر ایک بار ہم ہارپیگ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے تو میڈیا والوں کی شکست اور ہماری فتح یقینی ہو جائے گی۔

www.pdfbooksfree.pk

اپنے ان 18 آدمیوں کو مخاطب کر کے وہ مزید کہنے لگا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں تم اٹھارہ اور انیسواں میں ہوں ہم دشمن کے لشکر کی طرف بڑھیں گے گھوڑوں پر سوار نہیں ہوں گے بلکہ پیدل ہی جائیں گے اس نے اپنے لشکریوں کو یہ بھی سمجھایا کہ جب ہم پیدل دشمن کی طرف بڑھیں گے تو دشمن ہمیں کوئی اہمیت نہیں دے گا اس لئے کہ دشمن حملہ آور گھڑ سواروں ہی کی خاص کر نگرانی کرتے ہیں۔

ساتھ ہی اس نے اپنے لشکریوں کو یہ بھی سمجھایا کہ ایک لمبا چکر کاٹتے ہوئے ہارپیگ کے لشکر کی پشت کی طرف سے اس کے پڑاؤ میں داخل ہوں گے اس لئے کہ ہر لشکر کے پہرہ دینے والوں کی نگاہ عموماً دشمن کے لشکر کی طرف رہتی ہے پشت کی طرف کوئی غور سے دھیان نہیں دیتا۔ لہٰذا ہم پشت کی طرف سے ہی دشمن کے پڑاؤ میں داخل ہو جائیں گے۔

اپنے ساتھیوں کو اپنا منصوبہ سمجھاتے ہوئے یوں مزید کہنے لگا دشمن کے پڑاؤ میں داخل ہونے کے بعد وہ تین تین چار چار کی ٹولیوں میں میڈیا کے سپہ سالار ہارپیگ کے خیمے کی طرف بڑھیں گے اور ہارپیگ کے خیمے کی نشانی یہ ہے کہ اس کے خیمے کے سامنے میڈیا کی سلطنت کا پرچم نصب رہتا ہے۔

کرزوش کے اٹھارہ کے اٹھارہ ساتھی یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے اس نے اپنے ساتھیوں کو یہ بھی سمجھایا کہ ہارپیگ کے خیمے کے پاس جا کر اچانک خیمے میں داخل ہو جائے گا۔ ہارپیگ کو گرفتار کر کے اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا جائے گا۔ ہاتھ پاؤں رسی میں جکڑ دیئے جائیں گے پھر جن جن

راستوں سے ہو کر ہم دشمن کے پڑاؤ میں داخل ہوں گے انہی راستوں سے ہوتے ہوئے واپس اپنے لشکر میں پہنچ جائیں گے اور ہارپیگ کو اپنے ساتھ لے آئیں گے ایک دفعہ ہم میڈیا کے سپہ سالار کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کے لشکری جنگ نہیں کریں گے اس طرح ہماری فتح یقینی ہو جائے گی۔

سائرس کے کہنے پر اس کے لشکریوں نے ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھا اور رینگتے ہوئے دشمن کے پڑاؤ میں گھس گئے سائرس بھی ان کے ساتھ تھا اس وقت رات گہری ہو چکی تھی جب سائرس کے آدمی دشمن کے چرمی خیموں تک پہنچے تو وہاں تین چار ٹکڑیوں میں بٹ کر اس طرح آگے بڑھنے لگے جیسے وہ یونہی لشکر میں پھر پھرا رہے ہوں اس طرح وہ آگے بڑھنے لگے ان کے پاس زیادہ تر کلہاڑیاں تھیں اور انہوں نے ان کلہاڑیوں کو زمین سے لگائے لگائے آگے بڑھنا شروع کیا تھا۔

صبح کو پو پھوٹنے سے پہلے جبکہ چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا اس سناٹے میں وہ دشمن کے سپہ سالار کے خیمے تک پہنچ گئے مگر خیمے کے اندر اس وقت روشنی دکھائی دی۔

اور پھر ہارپیگ کے خیمے کے آگے چھ سات پہرے دار برچھیاں لئے کھڑے تھے منظر کبھی روشن ہو جاتا تھا کبھی تاریک آخر سائرس کے لشکریوں نے اس کی قیادت میں ہلہ بول کر ہارپیگ کے خیمے کے باہر پہرہ دینے والوں کو مار گرایا اور جھپٹ کر خیمے کے اندر گھس گئے۔

وہ ایک بہت بڑا خیمہ تھا جسے مختلف حصوں میں بانٹ کر کافی کمرے

www.pdfbooksfree.pk

بنا دیئے گئے تھے۔ انہوں نے دیکھا خیمہ واقعی محل نما اور وسیع تھا اور کئی کمروں میں بٹا ہوا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ہارپیگ سو رہا ہوگا مگر وہ جاگ رہا تھا اور ایک کمرے کے دروازے پر تنہا کھڑا تھا۔ اس کے دائیں بائیں ایک ایک مشعل جل رہی تھی۔ سائرس کے لشکر اسے گرفتار کرنے کے لئے آگے بڑھے تو اچانک اور دفعتہً ایک تبدیلی رونما ہوئی اس بڑے خیمے کے اندر جو جگہ جگہ پردے لگے ہوئے تھے ان پردوں کے پیچھے سے شمشیر بردار جنگجو نکلے یہ ہارپیگ کے محافظ تھے اور وہ سائرس کے آدمیوں پر ٹوٹ پڑے تھے۔

سائرس کے آدمی ان سے گھتم گھتا ہو گئے ہتھیاروں سے ہتھیار ٹکرانے لگے۔ زخمیوں کی چیخیں اور کراہیں فضاء میں گونجنے لگیں۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہارپیگ کے مسلح جوانوں نے سائرس کے آدمیوں پر قابو پالیا اور اس کے بعد ہارپیگ زور سے چلایا۔

"بند کر دو یہ کارروائی اور کسی کو کچھ نہ کہو۔"

اسی دوران سائرس نے دیکھا کہ اسے اور اس کے سارے مسلح جوانوں کو ایک طرح سے ہارپیگ کے محافظوں نے زیر کر کے اپنا اسیر بنا لیا تھا۔ سائرس کے ساتھیوں کو تو ہارپیگ کے مسلح جوان باہر لے گئے ہارپیگ نے سائرس کو ایک نشست پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ سائرس حیران اور پریشان تھا اسے اپنی اس دوسری ناکامی پر بھی بڑا دکھ اور افسوس ہو رہا تھا۔ اس لئے کہ ایک بار وہ پہلے ہارپیگ پر حملہ آور ہو کر زخمی ہوا تھا ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا۔ اب دوسری بار تو ناکامی کے ساتھ ساتھ وہ ہارپیگ کے ہاتھوں گرفتار بھی ہو چکا تھا۔

سائرس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اس موقع پر وہ کیا کرے اتنے میں ہارپیگ اپنی جگہ سے اٹھا اور مشروب کا ایک پیالہ بھر کر اس نے سائرس کو پیش کیا اور کہنے لگا۔

"پہلے یہ پیو تا کہ تمہارے ہوش ٹھکانے آئیں۔"

ہارپیگ کی گفتگو سے سائرس کسی قدر سنبھل گیا اس کے دل میں یہ خیال آ رہے تھے کہ ہارپیگ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ پیالہ اس نے لیا اور پی گیا۔

ہارپیگ پھر اپنی نشست پر بیٹھ گیا اور سائرس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"جس وقت میں اپنے لشکر کے ساتھ تمہارے علاقوں میں داخل ہوا تھا مجھے امید تھی کہ تم مجھ سے رابطہ قائم کرو گے لیکن تم نے ایسا نہیں کیا۔"

یہاں تک کہنے کے بعد ہارپیگ رکا پھر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

"سائرس! نہ تم میرے لئے اجنبی تھے نہ میں تمہارے لئے ناآشنا تھا۔ اس سے قبل تم اکیلے اور اپنے باپ کے ساتھ بھی اگبتانا آتے جاتے رہے ہو کئی بار میری تم سے ملاقاتیں ہوئیں آخری بار جب تم ہمدان گئے اور ہمارے بادشاہ آستیاگس نے تمہیں شمال کی ایک مہم پر روانہ کیا اور میرا بیٹا بھی تمہارے ساتھ تھا۔ ظاہر یہی کیا گیا کہ اس مہم کے دوران میرا بیٹا کام آ گیا لیکن میں جانتا ہوں ایسا نہیں ہوا ہمارے بادشاہ آستیاگس نے اپنے کچھ مخصوص آدمیوں کو مقرر کیا جنہوں نے میرے بیٹے کو ہلاک کر دیا اور اس کی تکہ بوٹی کر دی آستیاگس نے

www.pdfbooksfree.pk

ایسا مجھے دکھ اور رنج پہنچانے کے لئے کیا تھا اس لئے کہ میں نے کچھ امور میں اس کی مخالفت کی تھی میں ایک عرصہ سے اس کوشش میں تھا کہ مجھے کوئی موقع ملے تو میں اس آستیاگس سے اپنے بیٹے کے قتل کا بدلہ لوں لیکن میں اندر ہی اندر کڑھتا رہا اس لئے کہ مجھے کوئی موقع نہیں مل رہا تھا۔ جب آستیاگس نے اپنا قاصد تمہاری طرف بھیجا اور تمہیں ہمدان طلب کیا اور تم نے آنے سے انکار کر دیا تب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ وہ ضرور تمہارے خلاف کارروائی کرے گا اور مجھے یہ بھی یقین تھا کہ اس کارروائی کے لئے جس لشکر کو وہ ترتیب دے گا اس کا سپہ سالار مجھے بنائے گا اس لئے کہ وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ میں تم سے ٹکراؤں یا تو میں اور تم دونوں ہلاک ہو جائیں گے یا ہم دونوں میں سے کوئی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔"

ہارپیگ رکا پھر وہ کہہ رہا تھا۔ "سائرس! یہ بات بھی یاد رکھنا میرے پیچھے پیچھے آستیاگس بھی ایک بہت بڑا لشکر لے کر ان علاقوں کا رخ کر رہا ہے وہ ہر صورت میں تمہارا خاتمہ کرنے کے در پہ ہے اس لئے کہ تم نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ ہاں! تو میں پہلے کہہ رہا تھا جس وقت میں اپنا لشکر لے کر تمہارے علاقوں میں داخل ہوا تو تمہارا فرض تھا کہ مجھ سے رابطہ قائم کرتے خود نہ آتے اپنے قاصدوں کے ذریعے کم از کم میرے خیالات جاننے کی تو کوشش کرتے جونہی میں تمہارے علاقوں میں داخل ہوا تم نے مجھ پر حملہ کر دیا اس حملے کے دوران تم زخمی ہو کر چلے گئے اس کے بعد میں کئی روز تک اپنے لشکر کے ساتھ یہاں پڑاؤ کئے رہا اس کے باوجود تم نے یہ نہ سوچا کہ تمہارے حملے کے جواب

میں، میں نے کوئی کارروائی نہیں کی میں نے کوئی جوابی حملہ ہی نہیں کیا۔ جب تک تم اپنے زخموں کا علاج کراتے رہے میں یہیں پڑا رہا۔ تمہیں کم از کم یہ سوچنا چاہیئے تھا کہ آخر میں اتنے روز تک یہاں کیوں قیام کئے ہوئے ہوں کیوں اپنے لشکر کے ساتھ آگے نہیں بڑھا۔ لیکن تم نے ایسا نہیں کیا دوبارہ ایک طرح سے میرے ذات پر شب خون مار کر مجھے گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن شاید تم یہ بھول گئے تھے کہ میں اپنی حفاظت کا سامان ہر وقت تیار رکھتا ہوں۔ بہر حال یہ تمہاری دو بہت بڑی غلطیاں تھیں اور میں تمہاری ان دونوں غلطیوں کو معاف کرتا ہوں۔"

ہارپیگ کی اس گفتگو سے سائرس کو کسی قدر حوصلہ ہوا پہلے وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ہارپیگ اسے گرفتار کر کے اور پابہ زنجیر کر کے ہمدان لے جائے گا اپنے بادشاہ آستیاگس کے سامنے پیش کرے گا اس طرح اس کی نگاہوں میں اپنی عزت اپنے وقار میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے گا لیکن ہارپیگ نے ایسا نہیں کیا۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہارپیگ نے پھر کہنا شروع کیا۔ "سائرس! تم کیا خیال کرتے ہو کہ میں اپنے بیٹے کے قتل کے معاملے کو فراموش کر چکا ہوں جس وقت آستیاگس نے یہ لشکر مجھے دے کر تمہاری طرف روانہ کیا تھا اس وقت میری خوشی میرے اطمینان کی کوئی انتہا نہ تھی مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اس لشکر کے ساتھ میں آستیاگس سے اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام ضرور لوں گا لیکن اس لشکر کے ساتھ جب میں نے تمہاری سرزمینوں میں قدم رکھا اور تم نے مجھ پر حملے شروع

www.pdfbooksfree.pk

کر دیئے تب یقین جانو مجھے اس قدر مایوسی ہوئی جسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اس لئے کہ میں نے تو دل میں یہ ٹھان رکھی تھی کہ میں جو لشکر لے کر آیا ہوں اس کے ساتھ میں تم سے اتحاد و تعاون کروں گا میں اور تم دونوں مل کر آستیاگس کے خلاف حرکت میں آئیں گے اور اسے تاج و تخت سے محروم کر کے رکھ دیں گے۔''

ہارپیگ کی اس گفتگو سے سائرس دنگ رہ گیا تھا اس کے چہرے پر خوشیاں اور اطمینان رقص کر رہے تھے اب وہ کسی قدر سمجھ چکا تھا کہ ہارپیگ چونکہ اس کا پرانا جاننے والا تھا اس کے باپ کے انتہائی قریبی چاہنے والوں اور دوستوں میں سے بھی تھا اب ہارپیگ کی گفتگو سے اس کے خدشات چونک جاتے رہے تھے لہٰذا پہلے کی نسبت اب وہ سکون محسوس کر رہا تھا جس کی بناء پر کسی قدر بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے ہارپیگ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میں اور تم دونوں مل کر جب آستیاگس کو اپنے سامنے زیر کر لیں گے اس کا خاتمہ کر لیں گے تو قوم ماد کا بادشاہ کون ہوگا؟''

ہارپیگ کے چہرے پر اس سوال سے ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی کچھ دیر بڑی غور سے سائرس کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اس نے الٹا سوال کر دیا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ اس وقت پارسا گرد اور اس کے گرد و نواح کا حکمران اور بادشاہ کون ہے؟''

اس سوال پر سائرس چونکا کہنے لگا۔ ''پارسا گرد اور اس کے گرد و نواح کا بادشاہ تو میں خود ہوں۔''

عجیب سے انداز میں ہارپیگ نے کندھے اچکائے پھر گہری مسکراہٹ میں کہنے لگا۔ ''میرے عزیز سائرس! اگر پارسا گرد اور گرد و نواح کے بادشاہ تم ہو تو پھر میں اور تم دونوں مل کر جب آستیاگس کا خاتمہ کر کے اسے تاج و تخت سے محروم کر دیں گے تو پارسا گرد کے علاوہ تم ہی ہمدان اور اس کی ساری سلطنت کے بلاشرکت غیرے میرے بادشاہ ہو گے۔

میں صرف آستیاگس سے انتقام لینا چاہتا ہوں اس نے میرے بیٹے کو قتل کرایا تھا میں قتل کے بدلے میں اس کا خاتمہ چاہتا ہوں اور جب اس کا کام تمام ہو جائے گا تو پھر میرے دل میں کوئی خواہش نہیں رہے گی۔ میں آل ماد کے سپہ سالار کے عہدے تک پہنچ چکا ہوں حالانکہ تم جانتے ہو آل ماد سے میرا کوئی تعلق نہیں میں آرمینا کا رہنے والا ہوں شروع شروع میں آستیاگس مجھے حقارتاً ہارپیگ آرمنی کہہ کر پکارا کرتا تھا لیکن میں برداشت کر لیا کرتا تھا۔ اس نے جنگوں میں میری بہتر کارروائی اور جرأت مندی کی وجہ سے مجھے اپنا سپہ سالار بنایا تھا ورنہ حقیقت میں وہ مجھے کچھ زیادہ پسند نہیں کرتا تھا۔''

ہارپیگ جب خاموش ہوا تب بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سائرس کہنے لگا۔ ''ہارپیگ میرے محترم بھائی! آستیاگس کا خاتمہ ہونے کے بعد اگر آل ماد کا بادشاہ بھی میں ہی ہوں گا تو پھر دونوں مملکتوں کے سپہ سالار بھی تم ہو گے۔''

ہارپیگ کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی کہنے لگا۔ آستیاگس کا خاتمہ ہو جائے گا تو پھر میں تمہارے سامنے کسی خواہش کا اظہار نہیں کروں گا۔ اس لئے

www.pdfbooksfree.pk

کہ میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ انتقام کی تکمیل کے بعد......

اس سے آگے ہارپیگ کچھ نہ کہہ سکا سائرس ایک دم اپنی جگہ سے اٹھا آگے بڑھ کر اس نے ہارپیگ کو اپنے ساتھ لپٹا لیا، پھر کہنے لگا۔ ''ہارپیگ میرے عزیز بھائی! جب تم اپنا لشکر لے کر یہاں آئے تو میں تمہارے لشکر پر دوبارہ حملہ آور ہوا اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوں۔''

سائرس علیحدہ ہوا دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھا اور اس بار بڑی انکساری سے وہ ہارپیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اب کہو ہمیں آستیاگس کے خلاف کیسے اور کس طرح کارروائی کرنی چاہیئے؟''

ہارپیگ نے جواب میں کچھ سوچا پھر کہنے لگا۔

''کارروائی کرنے کا کیا ہے جونہی وہ لشکر لے کر یہاں آئے گا میں اور تم دونوں اس پر حملہ آور ہوں گے اور اس کا خاتمہ کر کے رکھ دیں گے ساتھ جو چھوٹے سالار ہیں وہ پہلے ہی میرے مطیع اور فرمانبردار ہیں ہمدان سے کوچ کرتے وقت میں نے جو سب سے اچھا کام کیا وہ یہ تھا کہ میں اپنے پیچھے اپنے قریب ترین عزیز ترین اور اپنے حمایتی سالاروں و لشکریوں کو چھوڑ کر آیا تھا انہی کو لے کر آستیاگس ان علاقوں کا رخ کرے گا اور جب میں تمہارے ساتھ پلٹ کر اس پر حملہ آور ہوں گا تو یاد رکھنا اس کے ساتھ جس قدر سالار ہیں وہ میرے حق میں دستبردار ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں آستیاگس سے ہمیں زیادہ دیر ٹکرانا نہیں پڑے گا بہت جلد اس کا خاتمہ کر کے کارروائی کی تکمیل کر لیں

گے۔

سائرس! آستیاگس ایک انتہاء درجہ کا احمق و نالائق اور انتقام لینے والا شخص ہے اس کا باپ ایک عظیم شہنشاہ تھا اس نے بہت سے علاقوں کو فتح کیا وہ رحمدل اور فیاض تھا۔ جہاں ضرورت پڑتی تھی سختی سے کام لیتا تھا جہاں وہ محسوس کرتا تھا کہ سختی کے بغیر کام نکل سکتا ہے تو وہاں وہ ہمدردی سے و پیار اور شفقت سے بھی کام لیتا تھا لیکن اس آستیاگس میں ایسی کوئی خوبی نہیں ہے۔

میرا اپنا اندازہ ہے کہ مجھے روانہ کرنے کے بعد آستیاگس جو دوسرا لشکر لے کر اس سمت رخ کرے گا تو وہ دو فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے پہلا یہ کہ شاید وہ میرے پیچھے آ کر مجھ پر نگاہ رکھنا چاہتا ہے کہ میں اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکوں یا یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں تمہارے خلاف کیسے نبرد آزما ہوتا ہوں۔

لشکر کے ساتھ ادھر آنے کا اس کا دوسرا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں اپنے سامنے زیر ہوتا ہوا جھکتا ہوا دیکھے لیکن میں یہ دونوں کام نہیں ہونے دوں گا تمہارے علاقوں سے دور ہی اس پر حملہ آور ہوں گا اور اس کا کام تمام کر کے رکھ دوں گا۔ بولو کیا تم میری اس تجویز سے اتفاق کرتے ہو؟''

سائرس بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ ''میں مکمل طور پر تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سائرس اور ہارپیگ دونوں نے اسی خیمے میں کھانا کھایا تھوڑی دیر بعد ہارپیگ کے کہنے پر ہارپیگ کے مسلح جوان سائرس کے ساتھیوں کو واپس لے آئے اور ہارپیگ کے کہنے پر سب کو لے کر ہارپیگ اپنے خیمے سے باہر نکلا پھر بڑی راز داری سے سائرس کو

www.pdfbooksfree.pk

مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"سائرس! تمہارے سارے ساتھی آ گئے ہیں جس وقت تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مجھ پر حملہ آور ہوئے تھے اور میں نے اپنے ساتھیوں کو حملہ آور ہونے سے روک دیا تھا اور میرے ساتھی تمہارے ساتھیوں پر قابو پا چکے تھے تب میں نے اپنے ایک آدمی سے کہہ دیا تھا کہ اس جنگ کے دوران سائرس کے جس قدر ساتھی زخمی ہوئے ہیں ان کی مرہم پٹی کا اہتمام کیا جائے تم ذرا اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھو۔ سب ہشاش بشاش ہیں ان میں سے جو زخمی ہوئے ہیں ان کی مرہم پٹی کا بھی سامان کر دیا گیا ہے۔ اب تم واپس اپنے لشکر میں جاؤ اپنی تیاریوں کو آخری شکل دو۔ میرے خیال میں دو چار روز تک آستیاگس کوچ کر کے ادھر آئے گا۔ میرے اور تمہارے درمیان رابطہ رہے گا پھر دونوں اپنے متحدہ لشکر کے ساتھ آستیاگس کے لشکر پر حملہ آور ہوں گے اور اس کا کام تمام کر دیں گے۔"

سائرس نے ہارپیگ کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اپنی لشکر گاہ کی طرف چلا گیا تھا۔

چند ہی ہفتوں بعد ہمدان کا بادشاہ آستیاگس بھی ایک بہت بڑا لشکر لے کر ان علاقوں کے قریب پہنچ گیا۔ جہاں ہارپیگ اور سائرس نے اپنے لشکریوں کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا تھا۔ ہارپیگ اور سائرس کو جب اس کی آمد کی اطلاع ملی تو دونوں نے اپنے دونوں لشکروں کو اکٹھا اور متحد کر لیا پھر دونوں مل کر آستیاگس پر حملہ آور ہوئے۔

ہمدان کے بادشاہ کے لشکر میں پہلے ہی ہارپیگ کے وفادار سالار اور لشکری شامل تھے جنگ کے شروع میں ہی وہ سالار اور لشکری آستیاگس کو چھوڑ کر ہارپیگ سے جا ملے اس طرح ہمدان کے بادشاہ آستیاگس کو شکست ہوئی جنگ میں اسے گرفتار کر لیا گیا نہ اسے قتل کیا گیا نہ اسے اندھا کرنے کے لئے اس کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں بلکہ اسے ایک جگہ قید میں ڈال دیا گیا تھا اس طرح ہارپیگ کی مدد سے بغیر کوئی بڑی جنگ کئے سائرس پارساگرد کے علاوہ ہمدان کی سلطنت کا بھی مالک بن گیا تھا۔ اب اس کی سلطنت پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی تھی پارساگرد کی بجائے اس نے اب اپنی سلطنت کا مرکزی شہر ہمدان قرار دے دیا تھا اور ہمدان میں ہی اس نے قیام کر لیا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

سائرس جب پارسیوں اور مادیوں یعنی میڈیا دونوں اقوام کا بادشاہ بن گیا اور اس کی قوت میں اضافہ ہوا تو اس کی اس کامیابی پر سب سے زیادہ دکھ اور صدمہ لیڈیا کے شہنشاہ کرزوش کو ہوا تھا اس دور میں ''لیڈیا'' وہ علاقہ کہلاتا تھا جو آجکل ترکی کی سلطنت میں شامل ہے اور اس کا حکمران کرزوش تھا جب سائرس نے ہمدان پر بھی قبضہ کرلیا تو اپنی طاقت اور قوت میں اضافہ کیا تب کرزوش کو بڑا دکھ اور صدمہ ہوا اسے یہ اندیشہ تھا کہ ہمدان پر قبضہ کرنے کے بعد اپنی طاقت وقوت میں اضافہ کر کے سائرس اپنے علاقوں سے نکل کر اس کے علاقوں میں داخل ہو کر اس کی سلطنت کے لئے بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے لہٰذا اس نے تہیہ کرلیا کہ وہ ہر صورت میں سائرس پر حملہ آور ہو کر اسے اپنے سامنے زیر کرنے کی کوشش کرے گا۔

لیڈیا کا بادشاہ کرزوش تھا اور اس کا مرکزی شہر سارد تھا۔ یہ بہت بڑا شہر تھا اور اس دور میں دور ونزدیک اس شہر کی عظمت کا احترام کیا جاتا تھا۔ سائرس پر

حملہ آور ہونے سے پہلے کرزوش نے اپنے مرکزی شہر سارد سے اپنے کچھ قاصد یونان بھجوائے اور یونان میں قدیم دور کے جو ماہر نجومی تھے ان سے مشورہ کیا کہ میں دریائے ہیلس کو عبور کرنے کے بعد سائرس پر حملہ آور ہونا چاہتا ہوں میرے احوال دیکھ کر بتائیں کہ سائرس کے خلاف مجھے کس قدر کامیابی حاصل ہوگی؟

کرزوش کے اس سوال کا نجومیوں نے یہ جواب بھجوایا۔ ''اگر لیڈیا کا بادشاہ کرزوش دریائے ہیلس کو عبور کرنے کے بعد سائرس پر حملہ آور ہوا تو ایک بڑی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا۔''

نجومیوں کا یہ جواب گول مول سا تھا اور اس کی نوعیت کا کرزوش نے غلط اندازہ لگایا حالانکہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس کی اپنی سلطنت کا خاتمہ ہو سکتا تھا لیکن اس نے نجومیوں کے اس جواب سے یہ اندازہ لگایا کہ اگر وہ دریائے ہیلس کو عبور کرنے کے بعد سائرس پر حملہ آور ہوگا تو سائرس کی بڑی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ اندازہ لگانے کے بعد سائرس پر حملہ آور ہونے کے لئے اس نے زور شور سے جنگی تیاریاں شروع کردی تھیں۔

دوسری طرف آستیاگس کی سلطنت پر قبضہ کرنے کے بعد سائرس نے ہارپیگ کے ساتھ ان علاقوں کا دورہ کرنے کی ابتداء کردی تھی جو علاقے ماضی میں کرزوش اور اس کے باپ کمبوجیہ کی طرح میڈیا کے بادشاہ آستیاگس کے باج گزار ہوا کرتے تھے۔

اس مقصد کے لئے سب سے پہلے انہوں نے ''عیلام'' کے علاقے کا رخ کیا ان علاقوں میں عیلامی قوم آباد تھی کچھ مورخین کا خیال ہے کہ یہ لوگ غیر

www.pdfbooksfree.pk

آریائی بلکہ عرب تھے اور قدیم دور میں صحرائے عرب سے اٹھ کر وہاں آباد ہوگئے تھے۔ ان کی ایک انتہاء درجہ کی مضبوط اور مستحکم سلطنت تھی لیکن ان کی بد قسمتی کہ شمال کی طرف سے آشوری ان پر حملہ آور ہوئے جو اس وقت نینوا کے حکمران تھے حالانکہ نینوا کے حکمران آشوری بھی عرب تھے لیکن عیلامیوں اور آشوریوں میں اختلافات پیدا ہوگئے جس پر آشوریوں کا بادشاہ ”آشور بنی پال“ عیلامیوں پر حملہ آور ہوا عیلامیوں کی سلطنت کو اس نے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اور یہاں کی ہر چیز کو سمیٹ کر وہ نینوا کی طرف چلا گیا۔

آشوریوں کے بادشاہ ”آشور بنی پال“ نے عیلامیوں کو تباہ و برباد کرنے کے بعد عیلامیوں کے بادشاہ کا جو محل تھا وہاں سنگ مرمر کا ایک بہت بڑا کتبہ نصب کرایا اس کتبے پر یہ تحریر کندہ کرائی تھی۔

”میں آشور بنی پال ہفت اقلیم کا جلیل القدر بادشاہ ہوں جس نے اس قصر کے حجروں سے گل بوٹے کے خوبصورت کام کا منقش ساز و سامان اپنے قبضہ میں کیا اور یہاں سے سارا سامان اپنے ساتھ لے گیا ہر اصطبل اور طویلے سے طلائی ساز کے گھوڑے اور خچر مجھے یہاں سے ملے۔

میں نے یہاں کے معبدوں کے چمکتے کلس میں آگ لگادی میں عیلام کے دیوتا کو اس کی تمام زیب و زینت اور دولت و ثروت کے ساتھ اپنے شہر آشور لے گیا۔ بڑے بڑے بادشاہوں کے مجسمے میں نے اپنے ہمراہ لئے اور ان کے ساتھ پتھروں کے وہ قومی ہیکل بیل بھی جو عیلامیوں کے ہاں رزم گاہوں کے نگہبان خیال کئے جاتے تھے۔

اس طرح میں نے اس سرزمین کو بالکل ویران کردیا اور یہاں کے باشندوں کو تہہ تیغ کردیا میں نے ان کے مقبروں کی چھتیں گرادیں اور وہ دھوپ میں تپتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو ہڈیاں مقبروں سے نکال کر لے گیا جو میرے دیوتاؤں یعنی آشور اور دیوی اشتار کو نہیں مانتے تھے اس طرح ان کی روحیں ہمیشہ کے لئے ناشاد رہیں گی اور انہیں چین نصیب نہ ہوگا اور نہ کوئی نذر نیاز انہیں نصیب ہوگی۔“

آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال نے جب عیلامیوں کی سلطنت کو تباہ و برباد کردیا تب ”عیلام“ کے رہنے والے کچھ لوگ ہمدان کی طرف بھاگ گئے تھے اور کچھ لوگوں نے بابل کا رخ کیا تھا۔

آخر جب میڈیا کے بادشاہ کیا کسارا نے نینوا پر حملہ آور ہو کر آشوریوں کا خاتمہ کردیا تب عیلام کے وہ لوگ جو بابل کی طرف چلے گئے تھے وہ لوٹ کر اپنے مرکزی شہر شوش کی طرف آئے ان میں ایک سرکردہ آدمی ”گوبارو تھا“ نے پھر عیلامی علاقوں کو آباد کرنا شروع کردیا یہاں تک کہ ادھر ادھر بکھرے ہوئے سارے عیلامی اپنے علاقوں کو واپس آگئے اور گوبارو کو انہوں نے اپنا حاکم مقرر کرلیا تھا۔

اب سائرس اسی گوبارو کے علاقوں کو دیکھنے جارہا تھا۔ اس لئے کہ سائرس کی طرح گوبارو بھی کبھی میڈیا کے کے بادشاہ آستیاگس کا باجگوار رہا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

جن دنوں سائرس عیلام کے حکمران گوبارو کا رخ کر رہا تھا ان دنوں لیڈیا کے حکمران کرزوش نے اپنی جنگی تیاریوں کو اپنے عروج پر پہنچا دیا تھا اور اس نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس نے اپنے تیز رفتار قاصد اطراف کے تین بڑے بڑے حکمرانوں کی طرف بھجوائے اور ان سے التماس کی کہ وہ سائرس پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں وہ اس کی مدد کریں اور اس سے تعاون کریں۔

سب سے پہلے اس نے اپنے قاصد یونان کی ریاست اسپارٹا کے بادشاہ کی طرف روانہ کیئے اس کے بعد اس نے کچھ قاصد مصر کے حکمران امازیس کی طرف روانہ کیئے اور قاصدوں کا تیسرا گروہ اس نے بابل کے بادشاہ نبونید کی طرف روانہ کیا تھا اور ان تینوں سے التماس کی تھی کہ وہ سائرس کے خلاف متحد ہو جائیں اور اٹھ کھڑے ہوں تا کہ سائرس سے میڈیا کی سلطنت کے علاقے واپس لینے کے ساتھ ساتھ اس کے آبائی شہر پارساگرد پر بھی حملہ آور ہو جانا چاہیئے۔

لیڈیا کا بادشاہ کرزوش دو وجوہات کی بناء پر سائرس پر حملہ آور ہو جانا چاہتا تھا۔

پہلی وجہ یہ کہ وہ اپنے باپ آلیات کی طرح اپنی سلطنت کو وسیع کرنے کا بڑا شوقین تھا لہٰذا وہ چاہتا تھا کہ سائرس کی سلطنت کے کچھ علاقوں پر حملہ آور ہو کر اپنی سلطنت میں شامل کرے اور اپنے باپ کی طرح اپنی سلطنت کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جائے۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ کرزوش کے باپ آلیات کی آستیاگس سے قرابت داری اور رشتہ داری تھی اور دونوں ایک دوسرے کے حلیف بھی تھے۔ آلیات کے بعد ہی کرزوش لیڈیا کا بادشاہ بنا تھا۔ چونکہ آستیاگس ان کا عزیز رشتہ دار اور قرابت دار تھا۔ لہٰذا جب سائرس نے آستیاگس کی سلطنت پر قبضہ کر لیا تب کرزوش کو اس کا بڑا دکھ تھا اور اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ سائرس سے اپنے عزیز اور قرابت دار آستیاگس کے علاقے ضرور واپس لے کر رہے گا۔ انہی دو وجوہات کی بناء پر اس نے خود بھی سائرس پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنی تیاریوں کو آخری شکل دینا شروع کر دی تھی ساتھ ہی اس نے بابل و مصر اور اسپارٹا کے بادشاہوں سے بھی سائرس کے خلاف مدد مانگ لی تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

ادھر سارس جب قوم "عیلام" کے مرکزی شہر شوش پہنچا تو عیلامیوں کے حکمران گوبارو نے اپنے محل سے باہر نکل کر سارس ہارپیگ اور ان کے لشکریوں کا استقبال کیا اور اس وقت عیلامیوں کا حاکم اپنے ہاتھوں میں مٹی اور پانی لئے ہوئے تھا۔ یہ دو چیزیں لے کر کسی کا استقبال کی جاتا تھا تو اس سے یہ اندازہ لگایا جاتا تھا کہ وہ فرمانبرداری اور اطاعت کا اظہار کر رہا ہے۔

گوبارو کے اس سلوک سے سارس بڑا خوش ہوا اپنے گھوڑے سے اتر کر اس سے گلے ملا پھر انتہائی نرمی سے اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"میں پہلے بھی تمہارے علاقوں کی طرف آتا رہا ہوں تم نے اپنے علاقوں پر بڑی محنت کی ہے اور پہلے کی نسبت تمہارے ہاں بڑی خوشحالی اور امن دیکھتا ہوں تم لوگوں نے اپنی زمین کو جو آشوریوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکی بہتر بنایا ہے اپنے مویشیوں میں اضافہ کیا ہے میں جب تمہارے مرکزی شہر کی طرف آ رہا تھا تو راستے میں، میں نے عیلامیوں کو کھیتوں میں گیت گاتے دیکھا جس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ تمہارا یہ علاقہ اب خوشحالی کا مرکز دکھائی دیتا ہے۔ اس

علاقے کا انتظام اسی طرح رکھنا اور میرا تم سے وعدہ ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں گا تمہاری آزادی و تمہاری سلامتی کی ضمانت بنا رہوں گا۔"

سارس کے ان الفاظ سے عیلامیوں کا حکمران گوبارو بڑا خوش ہوا اس کا بہترین استقبال کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے محل کے اندر لے گیا ہارپیگ بھی ان کے ساتھ تھا۔

گوبارو نے سارس اور ہارپیگ کے قیام کا اہتمام تو اپنے محل کے اندر کیا جبکہ جو لشکر ان دونوں کے ساتھ تھا اس کے قیام کا بھی عمدہ اور بہترین انتظام اس نے شوش شہر کے مستقر میں کر دیا تھا۔

جب محل کے ایک کمرے میں سارس و ہارپیگ اور گوبارو بیٹھ گئے تب گوبارو کو مخاطب کر کے سارس کہنے لگا۔

"میں دو کاموں کے سلسلے میں تمہاری طرف آیا ہوں پہلا یہ کہ جس طرح ماضی میں، میں آستیاگس کا باجگوار تھا ایسے ہی تم تھے اب چونکہ میں نے آستیاگس کے علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے ایران کا اب میں شہنشاہ ہوں لہٰذا سب سے پہلے تو میں تمہیں پیغام دینے آیا ہوں کہ اب تم کسی کے باجگوار نہیں ہو۔ ایک آزاد حکمران ہو۔ تمہیں نہ ایران کو خراج دینا پڑے گا نہ تمہیں یہ احساس ہونا چاہیے کہ تم کسی کے ماتحت ہو۔"

سارس کے ان الفاظ پر گوبارو نے تشکر آمیز انداز میں اس کی طرف دیکھا تھا یہاں تک کہ سارس پھر کہنے لگا۔

"تمہاری طرف آنے سے میرا دوسرا مقصد یہ ہے کہ میں نے سنا ہے

www.pdfbooksfree.pk

تمہارے ہاں کچھ پرانے علوم کے ماہرین کے علاوہ بہترین نجومی بھی ہیں میں ان سے آنے والے دنوں کے احوال جاننا چاہتا ہوں۔"

دراصل میڈیا کا بادشاہ کرزوش میرے علاقوں پر حملہ آور ہونے کے لئے پر تول رہا ہے چونکہ وہ آستیاگس کا رشتہ دار ہے لہٰذا وہ آستیاگس کے علاقے مجھ سے واپس لینا چاہتا ہے جہاں وہ خود جنگی تیاریوں میں مصروف ہے وہاں اس نے مصر اسپارٹا اور بابل کے حکمرانوں سے بھی مدد طلب کر لی ہے اس کے علاوہ اس نے اپنے کچھ قاصد یونان کی طرف روانہ کئے تھے اور وہاں کے نجومیوں سے اس نے یہ جاننے کی کوشش کی تھی کہ اگر وہ دریائے ہیلس کو عبور کر کے میرے علاقوں پر حملہ آور ہو تو کیا اسے کامیابی ہو گی۔ اب یونان کے نجومیوں نے اسے یہ جواب دیا ہے کہ اگر وہ دریائے ہیلس کو عبور کر کے ایرانیوں پر حملہ آور ہو گا تو ایک بڑی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اب یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ کس بڑی سلطنت کا خاتمہ ہو گا کرزوش کی سلطنت بھی کافی بڑی ہے ہماری سلطنت اس سے بھی بڑی ہے لہٰذا ان نجومیوں کے اس جواب نے مجھے شش و پنج میں مبتلا کر دیا ہے۔

اس بناء پر میں تمہاری طرف آیا ہوں تا کہ تمہارے ہاں جو نجوم کا علم جاننے والے ہیں ان سے میرے آنے والے دنوں سے متعلق کچھ استفسار کروں۔

مؤرخین لکھتے ہیں ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس موقع پر گوبارو کی حسین و جمیل بیٹی ایلیس اس کمرے میں داخل ہوئی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بڑی حسین ..

وخوبرو اور پرکشش لڑکی تھی۔ اس کے ہاتھ میں چاندی کے طشت تھے جن کے اندر شکر لگے خرمے اور بڑی نفاست سے تیار کئے گئے شہد لگے پھلکے تھے۔

یہ چیزیں وہ سائرس اور ہارپیگ کے لئے لے کر آئی تھی اس کی اس مہمان نوازی پر سائرس بڑا خوش ہوا ایلیس سے مل کر اور اسے دیکھ کر بھی اس نے خوشی کا اظہار کیا جب پیش کی جانے والی چیزیں وہ نوش کر چکے تب گوبارو اٹھا اور کہنے لگا۔

"چلو میں تمہیں پرانے علوم کے ماہرین کے پاس لے کر جاتا ہوں۔"

سائرس اور ہارپیگ اس کے ساتھ ہو لئے۔ گوبارو کی بیٹی ایلیس بھی ان کے ہمراہ تھی۔ گوبارو سائرس کو اپنے محل کے ایک ایسے کمرے میں لے کر آیا جہاں ڈھلی ہوئی عمر کے کئی عالم بکریوں کی کھالوں اور مٹی کی تختیوں کے کتبے پڑھنے میں مشغول تھے یہ کتبے دیواروں کے برابر لکڑیوں کے سہارے کھڑے کئے گئے تھے جیسے وہ کسی انتہائی قیمتی خزانے کی نایاب اشیاء ہوں بکری اور ہرن کی کھال پر لکھی ہوئی تحریروں اور لوحوں کو دیکھ کر سائرس اور ہارپیگ بڑے متاثر اور حیران ہوئے اس پر انہیں مخاطب کر کے گوبارو کہنے لگا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال کے پاس کتبوں اور لوحوں کا اس سے بھی بڑا ذخیرہ تھا اور وہ اپنے اس ذخیرے کو کتب خانہ کہہ کر پکارتا تھا۔" بہر حال سائرس اور ہارپیگ دونوں ان کتبوں اور لوحوں کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے رہے جن پر ڈھلی ہوئی عمروں کے لوگ کام کر رہے تھے۔ کچھ کھالوں کے قریب گوبارو رک گیا اور سائرس اور ہارپیگ کو مخاطب کر کے کہنے

www.pdfbooksfree.pk

لگا۔

"یہ جو سامنے والی کھال پر مدھم مدھم تحریریں دکھائی دے رہی ہیں ان پر قدیم حتی قوم کے زوال کا راز لکھا ہوا ہے۔ حتی بڑی بہادر قوم تھی اس کی ساتھ والی کھال پر نینوا کے حکمرانوں یعنی قوم آشور کے زوال کا راز درج ہے افسوس حتیوں اور آشوریوں کی طاقت وقوت پر نازل ہونے والی آفتوں کو یہ دونوں قومیں روک نہ سکیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ نبرد آزما رہے لیکن ان کے غیر ذمہ دار حکمرانوں نے کبھی اپنی قوموں کے انجام پر نگاہ نہ رکھی۔"

گوبارو کے ساتھ سائرس اور ہارپیگ جب اسی بڑے کمرے میں آگے بڑھے تب ایک بہت بڑی کھال پر جو تحریر لکھی تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سائرس کہنے لگا۔

"یہ کیا ہے؟" سائرس ان کھالوں کی تحریر کو خود تو نہیں پڑھ سکتا تھا جس کی بناء پر گوبارو کہنے لگا۔

"ماضی میں ہماری قوم پر "سومیری" اور "گاتھ" حملہ آور ہوتے رہتے تھے یہ تحریر انہی سے متعلق ہے۔"

سائرس کہنے لگا۔ "ذرا یہ تحریر مجھے پڑھ کر سناؤ۔"

اس پر گوبارو اس کھال کی طرف دیکھتے ہوئے بول اٹھا۔ "اس کھال پر لکھا ہے دور دراز کے شمالی تاریک علاقے سے نکل کر وحشی "سومیری" قوم کے لوگ ہم پر حملہ آور ہوتے رہتے تھے ان "سومیری" حملہ آوروں نے ہمارے علاقوں کو تاخت وتاراج کر کے عمارتوں کو غارت کر ڈالا کیا عبادت گاہیں اور کیا محل سب

ویران کر دیئے۔

وہ جفاکش لوگ تھے گھوڑوں پر سوار صفیں باندھے حملہ آور ہوتے رہتے تھے۔ اے دختر بابل! ہمارے دلوں پر ان کی وجہ سے غم چھا گیا اور ہم عجیب کرب میں مبتلا رہے اس لئے کہ دشمن کی تلوار اور خوف وحشت کا سایہ ہر طرف پھیل گیا تھا۔

(سومیری ایک قدیم ترین قوم تھی جو دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے درمیانی علاقے میں آباد تھی اور چار ہزار سال قبل مسیح اس علاقے میں اس قوم کی زبردست حکومت تھی اس کا تمدن بھی بڑا ترقی یافتہ تھا بعد میں یہی سومیری قوم عربوں کے ساتھ مل جل کر کام کرنے لگی کہ اس طرح ملنے جلنے سے ایک نئی قوم وجود میں آئی جس نے ایک عرصہ تک بابل پر حکومت کی اس مشترکہ قوم کو عکادی کا نام دیا گیا انہی میں ایک نامور اور مشہور بادشاہ بخت نصر تھا۔)

اس کے بعد گوبارو سائرس اور ہارپیگ کو اپنے مرکزی شہر کے نجومیوں کے پاس لے گیا سائرس نے جب ان کے سامنے یہ سوال پیش کیا اگر میڈیا اور لیڈیا والوں کی جنگ ہوتی ہے تو ان میں کون کامیاب رہتا ہے میں یا لیڈیا کا بادشاہ کرزوش؟ سائرس کے اس سوال پر سارے نجومی کچھ دیر تک سر جوڑ کر بیٹھ گئے اپنا حساب لگاتے رہے پھر انہوں نے اپنا متفقہ فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"لیڈیا کا بادشاہ کرزوش میڈیا کے بادشاہ سائرس پر حملہ آور ہونے کے لئے تین قوموں سے اتحاد اور تعاون مانگ رہا ہے اہل اسپارٹا سے مصر سے اور بابل سے اگر یہ تینوں قومیں متحد ہو کر اپنا لشکر کرزوش کے پاس پہنچا دیتی ہیں اور

www.pdfbooksfree.pk

چاروں قوموں کا ایک متحدہ لشکر تیار ہو جاتا ہے تو یہ اتحاد سائرس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے لیکن حالات بتاتے ہیں کہ ایسا اتحاد وقت پر ہو نہ سکے گا۔

اگر یہ اتحاد ہو بھی جائے تو میڈیا کا بادشاہ سائرس اگر بابل کے بادشاہ نبونید کے ساتھ صلح اور تعاون کا کوئی معاہدہ قائم کر لے تو پھر سائرس لیڈیا کے بادشاہ کرزوش کے خلاف کامیاب اور فتح مند رہے گا۔

شوش شہر کے ان نجومیوں کا جواب سن کر سائرس بے حد خوش ہوا تھا۔ چند روز تک اس نے ہارپیگ اور اپنے لشکریوں کے ساتھ عیلامیوں کے مرکزی شہر شوش ہی میں قیام کیا اس دوران وہ گوبارو کی بیٹی ایلینس کی خدمت سے اسقدر متاثر ہوا کہ اس نے گوبارو کو ایلینس کے رشتہ کی پیش کش کی اس پیش کش پر گوبارو بڑا خوش ہوا اور اپنی بیٹی ایلینس کی شادی اس نے سائرس سے کر دی اس کے بعد سائرس عیلامیوں کے مرکز شہر شوش سے ہمدان کی طرف چلا گیا تھا اس لئے کہ اب اسے بھی کرزوش کے خلاف اپنی جنگی تیاریوں کو آخری شکل دینا تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

لیڈیا کے بادشاہ کرزوش کو بھی سائرس کی نقل و حرکت کی اطلاعات اس کے مخبر بروقت پہنچا رہے تھے اسے جب پتہ چلا کہ سائرس ابھی تک اپنے مرکزی شہر ہمدان میں جنگی تیاریوں میں مصروف ہے تو اس کی مصروفیت سے کرزوش نے فائدہ اٹھانے کا تہیہ کر لیا کرزوش کے علاقوں سے متصل جو ایرانیوں کا سرحدی علاقہ تھا اس کا نام کاپادوکیہ تھا۔ کرزوش نے ارادہ کیا کہ اس علاقے پر حملہ آور ہو کر سائرس کی آور سے پہلے پہلے قبضہ کر لے اس طرح اسے دو فوائد حاصل ہوں گے۔

پہلا یہ کہ ان ایرانی علاقوں کو فتح کرنے سے اسے بہت سا مال غنیمت ہاتھ آئے گا۔ جس سے اس کے لشکر کے اخراجات پورے ہوں گے دوسرا یہ کہ اس علاقے پر قبضہ کرنے اور فتح حاصل کرنے سے اس کے لشکریوں کے حوصلے بلند ہو جائیں گے۔

''کاپادوکیہ'' جس کا دوسرا نام ''کت پتوکا'' بھی ہے۔ ''اناطولیہ'' کے وسیع جزیرہ نما کا دل خیال کیا جاتا تھا۔ اس کے اونچے کوہستانی سلسلے آسمانوں

سے باتیں کرتے تھے۔ ہموار میدان کہیں کہیں دور تک پھیلے ہوئے تھے جنوب میں دجلہ وفرات کے منجموں مشرق میں آرمینیا کے پہاڑوں اور شمال میں بحرہ اسود کے ساحل پر یونانیوں کی تجارتی بندرگاہوں کو راستے نکلتے تھے بہت سے پرانے زمانے کے یونانی ماہی گیروں نے ایک محدود علاقہ سمجھ کر اس مشرقی خطہ کا نام اناطولیہ رکھ دیا تھا۔ بہت عرصے بعد جب انہیں پتہ چلا کہ جزیرہ نما تو اس سے بھی پرے دور تک پھیلا ہوا ہے تو انہوں نے اس کا نام ایشیائے کوچک رکھ دیا۔ گویا کرزوش نے ان علاقوں پر قبضہ کرنے کا ارادہ کر کے ایک جنگی ناکہ فتح کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

بہر حال کرزوش پادوکیہ کی طرف بڑھا جہاں پادوکیہ نام کا یہ شہر تھا اس کے اردگرد کھلے میدان بھی تھے اور کوہستانی سلسلے بھی شہر کے دروازے پر ابوالہول کی وضع کے سنگی مجسمے اس طرح نصب کئے گئے تھے جیسے پہرے دار کھڑے ہوں کرزوش جب دریائے ہیلس کو عبور کر کے پادوکیہ شہر کی طرف بڑھا تو شہر کے باشندے اپنی بھیڑوں وبکریوں سمیت بھاگ کر پہاڑی چٹانوں اور سنگ سرخ کے برجوں میں جا چھپے اس طرح پادوکیہ شہر کو فتح کرنے میں کرزوش کو کسی طرح کی دشواری پیش نہ آئی۔

کرزوش نے اس شہر کو فتح تو کر لیا لیکن اس فتح کے نتیجہ میں اسے مال غنیمت میں کچھ کھالوں یونانی وضع کے گلدانوں اور چند لڑکیوں کے سوا جنہیں وہ اٹھا لائے کچھ ہاتھ نہ لگا اس طرح پادوکیہ شہر اور اس کے اردگرد کے علاقوں کو روندنے کے بعد اور وہاں لوٹ مار کا بازار گرم کرتے ہوئے جو چیز کرزوش کے

ہاتھ لگی وہ لے کر اپنے مرکزی شہر سارد کی طرف چلا گیا تھا۔

دوسری طرف سائرس بھی اپنے لشکر کے ساتھ کرزوش کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمدان سے کوچ کر چکا تھا جب وہ پادوکیہ شہر کے نزدیک آ کر خیمہ زن ہوا تو سرما کے موسم کی پہلی برف باری شروع ہو گئی تھی۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سائرس کے سپہ سالاروں میں سے کچھ نے اسے مشورہ دیا کہ سردیاں اپنے عروج پر آ گئیں ہیں۔ برف باری شروع ہو گئی ہے ان علاقوں میں کرزوش پہلے ہی تباہی و بربادی کا کھیل کھیل چکا ہے کھانے کے لئے یہاں کچھ نہیں ملے گا۔ کرزوش کے حملوں کی وجہ سے علاقے میں پہلے ہی قحط کی حالت ہے لہٰذا ہمیں یہاں قیام نہیں کرنا چاہیئے۔ سالاروں نے سائرس کو یہ بھی مشورہ دیا کہ پادوکیہ کے کسان اور دوسرے لوگ تو شاید شاہ بلوط کے بیج کھا کر یا اس کے پھل یا پھر سکھائی ہوئی مچھلی کے آٹے پر جاڑہ کاٹ سکتے تھے مگر ان علاقوں میں لشکریوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملے گا۔ لہٰذا سالاروں نے سائرس کو یہ صلاح دی کہ سرما کا یہ موسم ہمیں گرم وادیوں میں گزارنا چاہیئے اور جاڑہ وہاں گزار کر نئے سرے سے اپنے کام کی ابتداء کرتے ہوئے کرزوش پر ضرب لگانی چاہیئے۔

سائرس بڑے تحمل سے اپنے سالاروں کی یہ باتیں سنتا رہا۔ اس کے لشکر میں جو ارمنی تھے وہ اپنے اپنے گاؤں جا کر جاڑہ آرام سے گزارنا چاہیئے تھے۔ ہمدان اور اس کے آس پاس کے لشکری بھی واپس جا کر گھروں میں سردیاں بتانے کے خواہشمند تھے دوسری طرف پارسی لشکری بھی بات بات پر الجھتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ یہ سردیاں انہیں پارسا گرد جا کر گزارنی

www.pdfbooksfree.pk

چاہئیں۔

جب سائرس نے اپنے سالاروں کے علاوہ اپنے لشکریوں کی کسی بھی تجویز پر عمل کرنا شروع نہ کیا تب اس کے سالاروں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد ایک سالار کو مقرر کیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح سائرس کو اس بات پر رضامند کرے کہ برف باری کے اس موسم میں دشمن کے علاقوں کی طرف پیش قدمی نہ کی جائے۔

اس سالار نے سردیاں گرم علاقوں میں گزارنے پر سائرس کو آمادہ کرنے کے لئے سائرس کو ایک عجیب وغریب داستان سنائی۔ یہ داستان بھیڑیئے اور بکری کی تھی۔

اس سالار نے سائرس سے کہا کہ کوہستانی سلسلے کے اندر ایک بکری ہوا کرتی تھی اور وہاں ایک بھیڑیا بھی تھا۔ بکری ہر وقت پہاڑوں پر چڑھتی رہتی تھی اسی لئے بھیڑیئے کو اس پر حملہ کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔

بھیڑیئے نے کئی بار اسے پکڑنے کی کوشش بھی کی مگر بکری پھرتیلی تھی۔ ہر بار بچ کر نکل جاتی تھی۔ ایک دن ایسا ہوا کہ اس بکری نے کوہستانی سلسلے کے اندر جو جھیل تھی اس کے اندر اپنا عکس دیکھا تو کہنے لگی۔ ”بھئی واہ میں تو بڑی طاقتور ہوں میرے سینگ ایسے شاندار ہیں۔ میری ٹانگیں کیسی عمدہ اور طاقتور ہیں اور میں دوڑتی کتنی تیز ہوں۔ میں نے اپنی طاقت سے کبھی کام ہی نہیں لیا ورنہ بھیڑیا میرے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے میں اس کی ایسی کی تیسی پھیر کر رکھ دوں۔ ابھی جا کر اس کے چیتھڑے اڑاتی ہوں۔“

غرض اس نے حماقت کے جوش میں بھیڑیئے کو ڈھونڈ نکالا اور اس پر حملہ کر دیا بھیڑیا تو اس کے انتظار ہی میں تھا کہ کب یہ اکیلی ملے اور اسے دبوچ کھائے۔

لہٰذا جوابی کارروائی کرتے ہوئے بھیڑیئے نے بکری کا گلہ دبوچ لیا اور ہلاک کر کے اس کا گوشت مزے سے کھا گیا۔

کہتے ہیں یہ حکایت سن کر سائرس مسکرایا اور کہنے لگا۔

”تو گویا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں بکری ہوں اور کرزوش بھیڑیا اگر ایسا ہے تو پھر سنو۔ سرما کا یہ موسم کسی بھی گرم وادی میں نہیں گزارا جائے گا۔ سرماہی کے موسم میں دریائے ہیلس کو عبور کر کے کرزوش کے علاقوں پر حملہ آور ہونے کی ابتداء کی جائے گی اس کے ساتھ ہی پادوکیہ کے ان علاقوں سے سائرس نے کوچ کیا۔ اب وہ اپنے لشکر کے ساتھ دریائے ہیلس کی طرف جا رہا تھا تاکہ دریا پار کر کے کرزوش کے علاقوں میں داخل ہو کر اپنی کارروائیوں کی ابتداء کر دے۔

دوسری طرف کرزوش اپنے مرکزی شہر سارد پہنچ کر ایک طرف سے مطمئن ہو گیا تھا اسے یقین تھا کہ سردی اور برف باری کے موسم میں سائرس دریائے ہیلس کو عبور کر کے اس کے علاقوں میں داخل ہونے کی جرأت اور ہمت نہیں کریگا۔ اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے اس نے اپنے لشکر میں جو تنخواہ دار یونانی تیغ زنوں کو بھرتی کیا تھا۔ انہیں اس نے سردی کے موسم کے لئے فارغ کر دیا اور وہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ان کے جس قدر واجبات بنتے تھے انہیں ادا کر دیئے گئے۔

www.pdfbooksfree.pk

اب سارد شہر میں کرزوش سائرس کی طرف سے تو بے فکر تھا اسے یقین تھا کہ سردی کے موسم میں جبکہ چاروں طرف برف پڑ جاتی ہے سائرس کرزوش کے علاقوں میں داخل نہیں ہوگا اسے اگر ان دنوں کوئی فکر تھی تو وہ صرف اپنے بیٹے کی تھی۔

اس کا بیٹا نہ صرف پیدائشی گونگا تھا بلکہ بہرہ بھی تھا اس کی صحت یابی کے لئے کرزوش اکثر و بیشتر پہروں ارتمیس دیوی کے مندر میں جا کر دعائیں مانگتا کبھی وہ مائیکیل کی تلہٹی میں جہاں چشمے تھے اور جہاں اپالو دیوتا کا مندر تھا وہاں جا کر اپنے بیٹے کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتا ان دونوں مندروں میں تحفوں پر تحفے بھیجتا مگر کوئی دیوی کوئی دیوتا اس کے بیٹے کو ٹھیک نہ کر سکا۔

اپنے بیٹے کی صحت کے سلسلے میں اسے پرانے اور قدیم اپالو دیوتا سے بڑی امیدیں تھیں اس لئے کہ اس دور میں اپالو سے متعلق لوگوں نے عجیب و غریب اور جھوٹی خبریں اڑا رکھی تھیں کہ چشمے کے قریب اپالو مردہ بچوں تک کو زندہ کر دیتا ہے۔ ان دنوں اپالو دیوتا پر لوگوں کا اس قدر اندھا یقین اور اعتقاد تھا کہ مصر کا فرعون ''نکو'' جو اپنے دور میں زبردست حکمران تھا اس نے اپنا ایک چغہ بھی اپالو دیوتا کے مندر میں رکھنے کے لئے بھجوایا۔ اس لئے کہ جو چغہ اس نے اپالو کے لئے بھجوایا وہ چغہ اس نے اس وقت پہن رکھا تھا جب یہودیوں کے بادشاہ لوشع کے ساتھ اس کا ٹکراؤ ہوا اور اس ٹکراؤ میں فرعون کامیاب اور کامران رہا۔

سارد میں قیام کے دوران جب وہ ہر دیوتا اور ہر دیوی سے اپنے بیٹے کی صحت کے سلسلے میں مایوس ہو گیا تب اس نے اپنے قاصد یونانی نجومیوں کی

طرف روانہ کئے اور ان سے اپنے بیٹے کی صحت سے متعلق پوچھا جو جواب ان یونانیوں نے دیا وہ کچھ اس طرح تھا۔

''کبھی خواہش نہ کر کہ اپنے بیٹے کی تو آواز سنے گا جس کے لئے دعائیں مانگ رہا ہے چونکہ اس دن جب تو اس کی آواز سنے گا تجھ پر مصیبت ٹوٹے گی۔''

نجومیوں کا یہ جواب سن کر کرزوش خاموش اور چپ ہو گیا تھا۔ تاہم وہ اپنے بیٹے سے متعلق پریشان اور فکر مند ضرور رہتا تھا۔

دوسری طرف کڑاکے کی سردی میں سائرس نے اپنے لشکر کے ساتھ دریائے ہیلیس کو عبور کیا اور کرزوش کے علاقوں میں داخل ہوا۔

یہ خبر جب کرزوش کو ملی اور اس کے مخبروں نے اسے بتایا کہ سائرس اپنے لشکر کے ساتھ اس پہاڑی شاہراہوں سے نیچے اتر رہا ہے جو ایرانی علاقوں سے کرزوش کے علاقوں کی طرف آتی ہیں۔

کرزوش نے جب پہلی بار یہ خبر سنی تو اس نے یہ کہہ کر اس خبر کو رد کر دیا کہ یہ افواہ ہے بھلا اس کڑاکے کی سردی میں سائرس کیسے اور کس طرح پادوکیہ کے کوہستانی سلسلوں سے چل کر اس کے علاقوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

پہلی خبر کے چند ہی دن بعد طمولس کے علاقوں میں جو کرزوش کی سرحدی چوکیاں تھیں ان چوکیوں کے سردار نے کرزوش کو پیغام بھجوایا کہ!

''سائرس اور اس کے وحشی گھڑ سوار جو فلاکت زدہ دیو معلوم ہوتے ہیں دریائے ہیلیس کو عبور کرنے کے بعد ہماری سرزمینوں کی ان وادیوں میں داخل ہو گئے ہیں جو کالے انگوروں کے نگہت بیز تاکستانوں سے پٹی پڑی ہیں۔''

www.pdfbooksfree.pk

جس طمولس کی سرحدی چوکی سے اسے یہ خبر ملی تب وہ بے حد پریشان ہوا اب وہ خیال کر رہا تھا کہ حالات اس کے لئے زیادہ نازک صورت حال اختیار کر چکے ہیں اس نے اپنے سالاروں کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ تو عجیب سی انہونی ہوگئی ہے اور یہ اب ٹالے ٹل بھی نہیں سکتی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ یونانی تنخواہ دار جنہیں اس نے سردی کی تنخواہ دے کر فارغ کر دیا تھا اب بہت دور جا چکے ہیں اور ایرانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اگر وہ انہیں طلب کرے بھی تو وہ وقت پر نہ پہنچ سکیں گے اس کے علاوہ اگر وہ مصریوں بابریوں اور اسپارٹا کے حکمرانوں کی طرف پیغام بھجوائے تب بھی کوئی وقت پر اس کی مدد کو نہ پہنچ سکے گا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے کرزوش خود تو اپنے مرکزی شہر ہی ٹھہرا رہا اپنے عمدہ اور بہترین سالاروں کو لشکر دے کر سائرس کی راہ روکنے اور اسے مار بھگانے کے لئے روانہ کر دیا۔

سائرس اور ہارپیگ اپنے لشکر کے ساتھ کرزوش کی سرزمینوں میں ایک کھلے میدان کے اندر پڑاؤ کئے ہوئے تھے کہ کرزوش کے سالار اپنے لشکر کو لے کر اس کے سامنے آ گئے اب دونوں لشکر ایک دوسرے کے آمنے سامنے پڑاؤ کئے ہوئے تھے پڑاؤ کے انہی دنوں میں سائرس کے سالار ہارپیگ پر ایک عجیب وغریب اور نیا انوکھا انکشاف ہوا اس نے دیکھا لیڈیا والوں کے گھوڑے ان کے اونٹوں سے ڈر رہے تھے خوف زدہ ہو رہے تھے کہ جو سائرس اور ہارپیگ پر ایک عجیب وغریب اور نیا وانوکھا انکشاف ہوا اس نے دیکھا لیڈیا والوں کے گھوڑے ان کے اونٹوں سے ڈر رہے تھے خوف زدہ ہو رہے تھے کہ جو سائرس اور ہارپیگ

کے لشکر میں شامل تھے اس لئے کہ اونٹ ایرانی اور عیلامی صحراؤں کے اندر تو پایا جاتا تھا لیکن کرزوش کے علاقوں میں نہ اونٹ پایا جاتا تھا اور نہ وہاں کے گھوڑے اونٹ سے مانوس تھے۔ اسی بناء پر ہارپیگ نے اندازہ لگایا کہ دشمن کا جو بھی گھوڑا ان کے اونٹوں کو دیکھتا ہے پیچھے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہارپیگ نے سائرس سے صلح ومشورہ کرنے کے بعد اسی نئے انکشاف سے فائدہ اٹھانے کا تہیہ کر لیا۔

اس نے وہ اونٹ جن پر سامان لدا ہوا نہیں تھا انہیں اپنے لشکر کے آگے آگے رکھا اس کے بعد دونوں لشکر ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر جنگ کی ابتداء کر گئے۔

اب سائرس اور ہارپیگ کے گھوڑے تو اونٹوں سے شناسا تھے اونٹوں کے اندر بھی وہ ادھر ادھر بھاگتے ہوئے دشمن کے خلاف کارروائی کر رہے تھے لیکن لیڈیا کے گھوڑوں کی طرف جب اونٹ بڑھے تو وہ چونکہ اونٹوں سے مانوس نہیں تھے لہٰذا ایسے ڈرے ایسے خوف زدہ ہوئے کہ پلٹ کر بھاگ کھڑے ہوئے اور کرزوش کے لشکر میں ابتری پھیل گئی۔ اس کے بعد جب اونٹوں پر سوار سائرس کے لشکری اونٹوں سے اتر کر کرزوش کے لشکریوں پر حملہ آور ہو گئے تب کرزوش کے لشکر میں اور زیادہ بدنظمی اور افراتفری پھیل گئی۔

اس طرح اس لڑائی میں کرزوش کے لشکر کو بدترین شکست ہوئی اور وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

ادھر کرزوش بذات خود اپنے مرکزی شہر سارد میں اپنے دیوتا کے مندر کے اندر اپنی فتح مندی کی دعائیں مانگ رہا تھا کہ اسے اس کے قاصدوں نے خبر دی

www.pdfbooksfree.pk

کہ ہمارے لشکر کو سائرس کے لشکر کے ہاتھوں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کرزوش کو اس کے مخبروں نے یہ بھی بتایا کہ ان کے گھوڑے دیوزاد حیوانوں یعنی اونٹوں کے ڈکارنے اور چنگھاڑنے سے جو بھوت معلوم ہوتے تھے ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور ان اونٹوں ہی کی وجہ سے سائرس کی فتح اور کرزوش کے لشکر کی شکست یقینی ہوگئی۔

اب کرزوش بڑا فکر مند ہوا اس نے مصر بابل اور اسپارٹا کی طرف اپنے تیز رفتار قاصد روانہ کیئے اور اس سے "تقاضہ کیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سائرس کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے لشکر اس کی طرف روانہ کریں۔ اس کے علاوہ کرزوش یہ بھی امید لگائے بیٹھا تھا کہ جب سائرس دریائے ہیلس کو عبور کرنے کے بعد کرزوش کے علاقوں میں داخل ہو کر کارروائی کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کی پشت کی طرف سے بابل کا بادشاہ نبونید حملہ آور ہو کر اسے ایسا نقصان پہنچائے گا کہ آگے بڑھنے کے بجائے سائرس اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگ کھڑا ہوگا۔

لیکن ایسا نہ ہوا اس لئے کہ کرزوش کے علاقوں کی طرف پیش قدمی کرنے سے پہلے سائرس نے بابل کے بادشاہ نبونید کے ساتھ پہلے ہی ایک معاہدہ کرلیا تھا اور اس معاہدہ کے تحت اس جنگ کے دوران بابل کے بادشاہ نبونید نے غیر جانبدار رہنے کا وعدہ کرلیا تھا۔ لہٰذا اب بابل کی طرف سے سائرس کو کوئی خطرہ نہ تھا۔

ان حالات میں کرزوش بڑا پریشان تھا دوسری طرف اونٹوں کی مدد سے

پرموس کے میدانوں میں کرزوش کے لشکر کو بدترین شکست دینے کے بعد سائرس اور ہارپیگ نے اپنے لشکر کے ساتھ پیش قدمی کی اور کرزوش کے مرکزی شہر سارد کے نواح میں انہوں نے اپنے لشکر کا پڑاؤ کرلیا تھا۔

سائرس نے جب اپنے لشکر کے ساتھ سارد شہر کے نواح میں پڑاؤ کرلیا کہتے ہیں کرزوش نے اپنے محل کی بالائی منزل پر چڑھ کر جب اپنے مرکزی شہر سارد کے نواح پر نظر دوڑائی تو دور تک وادیوں کے اندر سائرس کے خیمے نصب تھے سارد شہر کے نواحی علاقے جہاں باغ ہی باغ تھے اب ویران دکھائی دے رہے تھے۔

اب سائرس نے کرزوش کے مرکزی شہر سارد کا محاصرہ کرلیا تھا۔ خود کرزوش قلعے کے اندر جو محل تھا اس میں محصور ہوا جبکہ لشکر نے اپنے آپ کو شہر کے اندر محفوظ کرلیا تھا۔ سارد کا قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تھا اور اس کے اردگرد کی فصیل بھی نہایت مستحکم تھی ایک طرف پہاڑ کی چوٹی تھی جو ایکدم بلند ہوگئی تھی اور اس طرف سے گزرنا ناممکن تھا اس لئے اس حصے کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

سائرس کو شہر کا محاصرہ کیئے چالیس دن گزر گئے جب یوں محاصرہ طول پکڑنے لگا تب سائرس نے اعلان کیا کہ اس کا جو لشکری اپنی جان کی بازی لگا کر سب سے پہلے سارد شہر کی فصیل کو عبور کر کے شہر میں داخل ہوگا اسے زرکثیر بطور انعام دیا جائے گا۔

اس اعلان کے بعد سارد شہر کے نواح میں ایک ایسا حادثہ پیش آیا جو

www.pdfbooksfree.pk

سائرس کے ہاتھوں سارد شہر کی فتح کا باعث بن گیا۔

ہوا یوں کہ ایک روز شام کے دھندلکے میں سارد شہر کی فصیل کے اوپر کرزوش کا ایک لشکری پہرہ دے رہا تھا۔ پہرے دار ٹہلتے ٹہلتے اچانک فصیل کی منڈیر پر رکا اس نے جب جھک کر نیچے دیکھا تو اس کے سر پر جو لوہے کا خود تھا نیچے گر گیا ایک تو اس وقت ہوا تیز چل رہی تھی دوسرے اس کے جھک کر نیچے دیکھنے کی وجہ سے اس کے سر کا خود نیچے گر گیا تھا اور چٹانوں پر لڑھکتا ہوا دور چلا گیا تھا۔

اب بظاہر فصیل پر چڑھنے کا کوئی راستہ تو نہیں تھا جس سے کوئی فصیل سے نیچے اترتا یا نیچے سے فصیل پر چڑھ سکتا۔

جس وقت اس پہرے دار کا خود اس کے سر سے اتر کر فصیل کے نیچے چٹانوں پر لڑھکتا ہوا دور گیا تھا اس وقت سائرس کا ایک لشکری قریب ہی کھڑا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا لیکن فصیل کے اوپر کرزوش کے لشکری کی نگاہ اس پر نہ پڑی تھی۔

پھر سائرس کے اس لشکری کے دیکھتے ہی دیکھتے کرزوش کا وہ لشکری جو فصیل کے اوپر تھا اس نے اپنے ہتھیار ایک طرف رکھے اور آگے بڑھ کر ایک چٹان کی بھربھری سطح پر قدم رکھنے کے لئے جو نشان بنے ہوئے تھے ان پر پاؤں رکھتا ہوا ایک جگہ سے نیچے اترا اور جہاں اس کا خود پڑا تھا اسے اٹھا کر جن چٹانوں کی مدد سے وہ نیچے آیا تھا انہی کے ذریعہ اوپر چلا گیا۔ نیچے سے سائرس کا وہ لشکری یہ سارا منظر بغور دیکھ رہا تھا کرزوش کا وہ لشکری جب اپنا خود لے کر فصیل

کے اوپر چلا گیا تب سائرس کا لشکری حرکت میں آیا جن راستوں اور جن بھربھری چٹانوں سے ہوتا ہوا وہ نیچے اترا تھا اور اپنا خود لے کر اوپر چلا گیا تھا سائرس کا وہ لشکری انہی چٹانوں کی طرف بڑھا۔ اس نے ان چٹانوں کا جائزہ لیا اور یہ سوچنے لگا یہ چٹانیں تو بھربھری ہیں اور ان کے ذریعہ فصیل کے اوپر چڑھا جا سکتا ہے اگر کرزوش کا لشکری ان چٹانوں سے نیچے آ کر اپنا خود لے کر اوپر جا سکتا ہے تو دوسرے لوگ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔

جب کرزوش کا لشکری فصیل پر چلا گیا تب سائرس کا لشکری حرکت میں آیا ان چٹانوں کے ذریعہ وہ چڑھ کر فصیل تک گیا اور پھر بڑی آسانی سے نیچے بھی اتر آیا غرض اس نے یہ اطمینان کر لیا کہ اس پہاڑی پر چڑھنا کچھ مشکل نہیں اور اس پہاڑی کے ذریعہ فصیل پر جایا جا سکتا ہے اور چونکہ اس پہاڑی کا پتھر بھربھرا ہے اس لئے اس پر پاؤں رکھنے کے لئے مزید سیڑھیاں بنائی اور کاٹی جا سکتی ہیں جن کے ذریعہ بہت سے لشکری فصیل پر جا سکتے ہیں۔

اس لشکری نے یہ سارا حادثہ اپنے کماندار کو جا کر بتا دیا اور وہ کماندار اسے ہارپیگ کے پاس لے گیا ہارپیگ نے سنا تو سوچا جو ترکیب یہ لشکری بتا رہا ہے اسے کم از کم آزما کر تو دیکھنا چاہیئے اگر کامیابی نہ ہوئی تو زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ کچھ لشکریوں کا نقصان ہو جائے گا لیکن اگر یہ داؤ چل گیا تو پھر بڑی آسانی کے ساتھ سارد شہر پر قبضہ کیا جا سکتا ہے اور سارد کا محل چونکہ اونچے مقام پر ہے اس لئے شاید اس کے اندر آسانی سے گھس کر اس پر قبضہ کر لیا جائے اور اس کے بعد شہر کے دروازے کھول دیئے جائیں۔

www.pdfbooksfree.pk

اس کے بعد سائرس سے مشورہ کرنے کے بعد ہارپیگ نے اپنے لشکر میں یہ اعلان کیا کہ جو لشکری محل اور شہر کی فصیل پر چڑھیں گے انہیں انعامات سے مالا مال کر دیا جائے گا۔

اگلے دن شام کی خاموشی میں سائرس کے لشکری پہاڑی کے عقبی حصے پر چڑھ گئے اور منڈیر کے پیچھے دیکھ کر انہوں نے رسے نیچے لٹکا دیئے اور ان رسوں کے ذریعہ اور بہت سے لشکری اوپر چڑھ گئے۔

کرزوش کے پہرہ دار اس طرف گشت نہیں کیا کرتے تھے اس لئے کہ اس پہاڑی کی وجہ سے وہ حصہ محفوظ خیال کیا جاتا تھا۔ اس بناء پر ان کی بے خبری میں سائرس کے بہت سے لشکری اس پہاڑی کے ذریعہ اوپر چڑھ گئے۔ اس کے بعد فصیل کے ایک حصے کو پار کرتے ہوئے وہ کرزوش کے محل کے اندر گھستے چلے گئے تھے۔

سائرس کے جب کافی لشکری محل اور قلعے کے اندر گھس گئے تب چاروں طرف ایک شور اور غل اٹھ کھڑا ہوا محل میں جہاں ابھی غروب آفتاب کا اجالا پھیلا ہوا تھا چیخ و پکار کے ساتھ تلواریں آپس میں ٹکرانے لگیں تھیں۔ سائرس کے لشکری بڑی تیزی سے کرزوش کے محلے کے محافظوں کا خاتمہ کرنے لگے تھے چاروں طرف لاشیں بکھرنے لگیں تھیں ساتھ ہی ساتھ سائرس کے کچھ لشکری جہاں ممکن تھا وہاں محل کے کچھ حصوں کو آگ بھی لگانے لگے تھے۔ اس طرح محل کے اندر آگ کے شعلے بھی بھڑکنے لگے تھے۔

محل کے محافظ خواجہ سرا جو کرزوش کی بیویوں اور ان کی بیٹیوں کے نگہبان

تھے انہوں نے جب دیکھا کہ سائرس کے لشکری اب قلعہ ہی نہیں محل کے اندر بھی گھس آئے ہیں اور فصیل کے اوپر سے ایک سیلاب کی صورت میں اندر آ رہے ہیں ساتھ ہی ان تک یہ بھی خبر پہنچی کہ کچھ لشکریوں نے سارد شہر کے دروازے کھول دیئے ہیں جن کی وجہ سے سائرس اور ہارپیگ اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہونا شروع ہو چکے ہیں یہ منظر دیکھ کر ان خواجہ سراؤں نے خنجر سنبھال لئے اور سارد کی حرم کی طرف گئے انہوں نے کرزوش کی بیوی بچوں اور بیٹیوں کو خنجر مار کر ہلاک کر دیا تا کہ وہ دشمن کے ہتھے نہ چڑھ جائیں اتنی دیر تک محل کے اندر آگ کے کئی الاؤ بھڑک اٹھے تھے۔

یہ صورت حال لیڈیا کے بادشاہ کرزوش اور اس کے سالاروں کے لئے بڑی مایوس کن تھی۔ سائرس اور ہارپیگ اب اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہو چکے تھے اور چاروں طرف کرزوش کے لشکریوں کا قتل عام شروع ہو چکا تھا۔ کرزوش نے جب دیکھا کہ اس کے لشکر کا ایک بہت بڑے حصے کو سائرس کے لشکریوں نے تہہ تیغ کر دیا ہے اور اس کے صرف چند دستے ہی بچے ہیں جو کسی بھی صورت نہ شہر کا دفاع کر سکتے ہیں نہ سائرس اور ہارپیگ کی پیش قدمی کو روک سکتے ہیں تب اس نے اپنے آپ کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کر لیا۔

کرزوش کی بیویوں اس کی بیٹیوں اور اہل خانہ کو اس کے خواجہ سرا پہلے ہی موت کے گھاٹ اتار چکے تھے ان کے مارے جانے کی وجہ سے کرزوش اداس اور فکر مند تو تھا ہی لیکن جب اسے یہ خبر ملی کہ سارے لشکر کو بھی کاٹ کر رکھ دیا ہے تب اس کے پاس کوئی چارہ نہ تھا کہ اپنے آپ کو ختم کرے۔ لہٰذا وہ آگ کے

www.pdfbooksfree.pk

بھڑکتے ہوئے الاؤ کی طرف بڑھا تا کہ اس میں کود کر اپنی جان دے۔

اتنے میں سائرس اور ہارپیگ بھی وہاں پہنچ گئے سائرس نے کرزوش کے اس ارادے کو بھانپ لیا تھا کہ وہ الاؤ میں کود کر اپنا خاتمہ کرنا چاہتا ہے لہٰذا اس نے اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ کرزوش کو پکڑ لیا جائے اور محل اور گردونواح میں جگہ جگہ جو آگ لگی ہے اسے فوراً بجھا دیا جائے سائرس کا یہ حکم ملتے ہی اس کے لشکری چاروں طرف پھیل گئے۔ کچھ نے کرزوش کو پکڑ کر آگ میں کودنے سے بچا لیا باقی لشکری چاروں طرف پھیل کر بڑی تیزی سے آگ بجھانے لگے تھے۔ اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے محل میں جو جابجا آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے ختم ہو گئے۔ پانی ڈال ڈال کر سائرس کے لشکریوں نے آگ بجھا دی۔ کرزوش کو مرنے سے بچا لیا گیا اور اسے زندہ گرفتار کر لیا گیا اس طرح سارے شہر پر سائرس کا قبضہ ہو گیا۔ کرزوش کا مرکزی شہر سارد فتح کرنے کے بعد سائرس نے کرزوش سے کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی بلکہ اسے اپنے ساتھ رکھا جہاں کہیں بھی جاتا کرزوش کو اپنے ہمراہ لے کر جاتا چند روز تک اس نے سارد شہر میں قیام کیا اس کے بعد وہ آگے بڑھا اس لئے کہ سارد شہر سمندر سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا اب اپنے لشکر کے ساتھ سائرس نے ساحل سمندر کا رخ کیا تھا۔ سارد شہر کا نظام چلانے کے لئے اس نے اپنے ایک سالار تبل کا انتخاب کیا اس نے سارد اور گردونواح کا جس قدر علاقہ تھا اس کا حاکم تبل کو مقرر کر دیا۔

سائرس جب کرزوش کے شہر سارد سے نکل کر سمندر کی طرف بڑھا تو سب سے پہلے اس نے سمرنا نام کی بندرگاہ کا رخ کیا وہ جب سمرنا پہنچا تو وہاں سمندر

www.pdfbooksfree.pk

میں یونانیوں کی چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے علاوہ کرانیوں کے بڑے بڑے جہاز کھڑے تھے یہ لوگ ایشیاء اور یورپ کے درمیان تجارت کرنے والے تاجر تھے چند دن تک اس نے سمرنا میں قیام کیا وہاں کے حالات کا جائزہ لیتا رہا سمرنا کو بھی اس نے اپنے ماتحت کیا اس کے بعد اس نے یونیا کا رخ کیا۔ یونیا ایک کافی بڑا شہر تھا اور ایک صوبہ بھی تھا اس لئے کہ یونیا شہر کے اردگرد دور دور تک جو وسیع علاقے تھے وہ بھی یونیا کے تحت تھے ایک طرح کا صوبہ تھا اور یونیا شہر اس صوبہ کا صوبائی دارالحکومت تھا۔

یونیا پہنچ کر سائرس نے شہر پر حملہ نہیں کیا بلکہ اس نے شہر والوں کو پیغام بھیجا کہ وہ سائرس کی اطاعت قبول کر لیں ساتھ ہی یونیا والوں کو اس نے یہ بھی کہا کہ وہ اس سے پہلے کرزوش کے علاقوں پر قبضہ کر چکا ہے لہٰذا وہ سرکشی کرنے کی کوشش نہ کریں۔

سائرس کے اس پیغام کے جواب میں یونیا والوں نے اسے پیغام بھیجا کہ ہم سائرس کی اطاعت و فرمانبرداری قبول کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن پہلے ہمیں یہ ضمانت دی جائے کہ جس طرح لیڈیا کے مرکزی شہر سارد کو فتح کرنے کے بعد ان کے خلاف سائرس نے کوئی جوابی یا انتقامی کارروائی نہیں کی اسی طرح ہمارے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد سائرس ہمیں اپنی رسم و رواج کے مطابق جینے دے گا۔

یونیا کے قاصدوں اور سفیروں کا یہ جواب سن کر مزاحیہ سے انداز میں سائرس نے انہیں ایک حکایت سنائی انہیں مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ”نے“ نواز جو بڑی اچھی ”نے“ بجاتا تھا وہ

ساحل سمندر پر آیا ساحل پر کھڑے ہو کر اس نے مچھلیوں کو حکم دیا کہ خشکی پر آ کر میری بین کی آواز پر ناچو جواب میں مچھلیوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک خشکی پر آ کر ناچنے کو ہرگز تیار نہ ہوں گی جب تک خشکی پر بھی ہمارے لئے وہی حالات پیدا نہ کر دیئے جائیں جو ہمیں پانی کے اندر میسر ہیں۔ اس پر ”نے“ نواز نے اپنی ”نے“ ایک طرف رکھ کر جال پانی میں ڈال دیا مچھلیوں کو اپنے جال میں پھانس لیا پھر جال کھینچ کر مچھلیوں کو پانی سے باہر نکالا اور انہیں ساحل پر پھینک دیا اس کے بعد اس نے ”نے“ بجانی شروع کی اور اب مچھلیاں جب تڑپنے لگیں تو ”نے“ نواز نے یہی سوچا کہ مچھلیاں اب اس کی ”نے“ کی آواز پر ناچنے لگیں ہیں۔“

یہ حکایت سنانے سے سائرس کا مقصد یہ تھا کہ اگر تم نے میری فرمانبرداری اور اطاعت اختیار نہ کی تو جس طرح ”نے“ نواز نے زبردستی مچھلیوں کو پکڑ کر ساحل پر پھینک دیا اور پھر ”نے“ بجانی شروع کی اور مچھلیاں تڑپنے لگیں اسی طرح میں بھی تمہارے خلاف سختی سے کام لوں گا اگر تم اطاعت قبول نہیں کرو گے تو میں تم پر حملہ آور ہوں گا اور طاقت وقوت کے بل بوتے پر تمہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار بناؤں گا۔

اہل یونیا دراصل سائرس کی طرف سفیر بھیج کر وقت گزاری سے کام لے رہے تھے اس لئے کہ انہوں نے اپنے تیز رفتار قاصد سمندر کے اس پار اہل اسپارٹا کی طرف روانہ کئے تھے اسپارٹا کے حکمرانوں سے انہوں نے درخواست کی تھی کہ کرزوش تمہارا حلیف تھا سائرس نے کرزوش کے علاقوں پر حملہ آور ہو کر قبضہ کر لیا ہے لہٰذا اسے اہل اسپارٹا تمہارا فرض بنتا ہے کہ اپنے بحری بیڑوں کو

حرکت میں لاؤ۔ تمہارے بحری بیڑے یونیا یا سمرنا کی بندرگاہوں کی طرف آئیں پھر تمہارے لشکر خشکی پر اتر کر سائرس سے ٹکرائیں اور اس سے کرزوش کی تباہی اور بربادی کا انتقام لیں۔

یونیا والوں کی درخواست پر اہل اسپارٹا نے کوئی بحری بیڑہ تو نہ بھیجا لیکن انہوں نے اپنا ایک سفیر سائرس کی طرف روانہ کیا۔

اس سفیر کا نام یسنیز تھا اسپارٹا کے حکمرانوں نے جو پیغام یسنیز کے ذریعہ سائرس کو بھیجا تھا وہ اس سفیر نے لفظ بہ لفظ سائرس سے کہہ دیا اس نے سائرس کو مخاطب کر کے کہا تھا۔

”اناطولیہ کے یونانی شہروں کو کوئی گزند نہ پہنچانا ان پر حملہ آور ہونے سے احتراز کرنا ورنہ وہ اسپارٹا والوں کے غیض وغضب کا نشانہ بن جائے گا۔“

اسپارٹا والوں کے سفیر سے یہ ملاقات سائرس نے لیڈیا کے شاہی محل کے ایوان عام میں دربار منعقد کر کے کی تھی اس وقت سائرس اپنے سر پر میڈیا کے بادشاہ آستیاگس کا مخروطی تاج پہنے ہوئے تھا۔ جس پر ارغوانی رنگ کی مرصع گوٹ لگی ہوئی عبا تھی۔ یسنیز جب اپنا پیغام کہہ چکا تب غصے کا اظہار کرتے ہوئے سائرس اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”اسپارٹا کے حکمران میری طرف اس قسم کا پیغام بھیج کر حماقت اور بیوقوفی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اگر وہ اسی طرح کا پیغام میری طرف بھیجتے رہے یا انہوں نے میرے مفاد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی یا آنے والے دور میں مجھ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو جس طرح آج یونیا والے اپنے مصائب پر فکر مند ہو رہے

www.pdfbooksfree.pk

ہیں اور اہل اسپارٹا کو مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ میں یونیا والوں کو فراموش کر کے اسپارٹا پر حملہ آور ہو جاؤں اور جس دشواری میں ان دنوں یونیا والے مبتلا ہیں اس سے بھی بدتر مصائب کا شکار اہل اسپارٹا ہو جائیں۔"

سائرس کے اس جواب پر اسپارٹا کا سفیر فکر مند ہو گیا تھا جو جواب سائرس نے دیا تھا وہی جواب جا کر اس نے اسپارٹا کے حکمرانوں سے کہہ دیا۔ سائرس کا یہ جواب سن کر اہل اسپارٹا مرعوب ہو گئے اور انہوں نے نہ کرزوش کی حمایت میں اور نہ ہی سائرس سے انتقام لینے کے لئے کوئی کارروائی کی اس طرح ساحل سمندر تک کا سارا علاقہ سائرس نے اپنی عملداری میں شامل کر لیا تھا جہاں اس نے سارد شہر اور گرد ونواح کے وسیع علاقوں کا حاکم اپنے ایک سالار تیل کو مقرر کیا تھا وہاں اس نے یونیا کے پورے صوبے کی حکومت اپنے سپہ سالار ہارپیگ کے سپرد کر دی تھی۔ یہ کام سرانجام دینے کے بعد سائرس نے ملطیہ کی بندرگاہ کا رخ کیا۔

جب وہ ملطیہ کی بندرگاہ پہنچا تو اس نے دیکھا وہ علاقہ بڑا سرسبز اور شاداب تھا اور دو بلند پہاڑیوں کے بیچ میں تھا اور ان پہاڑیوں پر سیڑھیوں کی طرح زمین کو کاٹ کر کہیں کھیت بنا دیئے گئے تھے کہیں باغ لگائے گئے تھے حیرت کی بات یہ تھی کہ ملطیہ کی بندرگاہ میں کوئی حاکم شہر نہ تھا جو شہریوں کے معاملات کا انتظام سنبھالتا یہ بندرگاہ اور شہر فلسفیوں کا شہر کہلاتا تھا سائرس جب وہاں پہنچا تو ملطیہ کے فلسفیوں ہی نے شہر سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا اور بغیر کسی حجت بغیر کسی روکاوٹ کے انہوں نے سائرس کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کر لی تھی۔

www.pdfbooksfree.pk

ان سارے علاقوں کو فتح کرنے کے بعد سائرس نے اپنے لشکر کے ساتھ ہمدان کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا لیڈیا کے بادشاہ کرزوش اور اس کے گونگے بہرے بیٹے کو مسلح دستوں کی نگرانی میں ہمدان کی طرف چھوڑا اس کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ پھر ہمدان سے اس کا رخ اس بار شمال کی طرف نکلا تھا۔ یہاں تک کہ وہ مختلف علاقوں اور شہروں کو پامال کرتا ہوا بلخ کے قریب پہنچا۔

بلخ کا حاکم ان دنوں "گشتاسپ" تھا سائرس کو اس سے متعلق خبر ہو چکی تھی کہ وہ ایک اچھا اور نیک حکمران ہے سائرس نے اس پر حملہ نہیں کیا۔ دوسری طرف "گشتاسپ" نے بھی ایک معزز مہمان کی حیثیت سے سائرس کا استقبال کیا ایک مہمان ہی کی حیثیت سے اسے اپنے ہاں ٹھہرایا اور اس کی اور اس کے لشکریوں کی بہترین میزبانی کا مظاہرہ کیا۔

سائرس کو یہ بھی بتایا گیا تھا کہ "گشتاسپ" زرتشت کا ماننے والا ہے اور اس پر لوگوں نے یہ بھی انکشاف کیا تھا کہ زرتشت نے کچھ عرصہ تک گشتاسپ کے

پاس بلخ شہر میں بھی قیام کیا تھا۔

چند روز تک سائرس نے ''گشتاسپ'' کے پاس قیام کیا ایک روز جب وہ دونوں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے سائرس نے اس سے زرتشت سے متعلق سوال کر لیا اور اس سے فرمائش کی کہ وہ اسے زرتشت کے حالات اور اس کی تعلیمات سے آگاہ کرے۔

سائرس کے استفسار پر ''گشتاسپ'' نے اسے بتایا کہ! ''زرتشت آذربائیجان کا رہنے والا تھا اس کی پیدائش سے پہلے ایران اور آس پاس کی سرزمینوں میں لوگ ایک ایسے مذہب کے پیروکار تھے جسے ''مزدائیت'' کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اس لئے کہ ''مزدا'' خدا کو کہتے تھے ''مزدائیت'' کے پیروکار خدائے واحد کی بندگی اور عبادت کرتے تھے اور ''مزدا'' کو وہ کسی خاص قبیلے یا قوم کا نہیں بلکہ ساری نوع انسانی اور دنیا بھر کا مالک اور خدا سمجھتے تھے۔

''گشتاسپ'' نے یہ بھی انکشاف کیا کہ جہاں تک اس کے علم میں ہے زرتشت شروع ہی میں بہت خلوت پسند اور سوچ بچار کا عادی تھا جوانی میں بھی وہ کئی کئی دن محویت کے عالم میں رہتا تھا۔

ایک دن ایک فرشتہ اس کے پاس آیا اور اسے ''مزدا'' یعنی خدا کی طرف سے نئے مذہب کے احکام ملے زرتشت نے اپنے مذہب کی اشاعت کا کام آذربائیجان سے شروع کیا لیکن اس کے ہم وطن اس کے خلاف ہو گئے اس لئے کہ جو پرانا مذہب ''مزدائیت'' تھا اس کے پیروکار خدا کی بندگی اور عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ستاروں اور قبیلے کے بزرگوں کو بھی دیوتا سمجھ کر ان کی پرستش

کرنے لگے تھے۔ ایسا انہوں نے غالباً آریاؤں کے زیر اثر کیا تھا لہٰذا وہ زرتشت کے خلاف ہو گئے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد گشتاسپ رکا پھر اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

''جب اس کے اپنے وطن کے لوگ اس کے خلاف ہو گئے تب وہ وہاں سے بھاگ کر بلخ میں میرے پاس آ گیا اس نے مجھے اپنے دین کی دعوت دی میں نے اپنے دربار میں اپنے پرانے مذہبی پیشواؤں کو بلوایا جو جادو ٹونے کے بڑے ماہر تھے اور زرتشت کا ان سے مقابلہ کرایا اس مناظرے کے دوران میرے پرانے مذہب کے پیشوا جھوٹے ثابت ہوئے اور زرتشت ان کے مقابلے میں کامیاب رہا لہٰذا میں نے زرتشت کا مذہب قبول کر لیا۔

اس کا عقیدہ تھا کہ دنیا میں فائدہ پہنچانے والی تمام چیزوں کا خالق ''مزدا'' ہے اور نقصان پہنچانے والی تمام مخلوق کا خالق ''اہرمن'' ہے یعنی کائنات میں دو قوتیں ہیں ایک نیکی اور روشنی کی جو ''مزدا'' ہے اور دوسری بدی اور تاریکی کی جو ''اہرمن'' ہے۔ اس طرح مزدا اور اہرمن میں نیکی اور بدی کی جنگ جاری ہے اسے روح خیر اور روح شر کی جنگ بھی کہتا تھا۔

دنیا میں جو اچھی چیزیں ہیں وہ روح خیر کا لشکر ہیں اور جو بری مخلوق ہیں وہ روح شر کا لشکر ہیں۔ اس طرح تمام مخلوق خیر اور شر میں بٹی ہوئی ہے۔''

''گشتاسپ'' یہاں تک کہنے کے بعد رکا پھر کہنے لگا۔

''زرتشت اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ ''مزدا'' یعنی خالق ہر جگہ موجود ہے کھیتوں

www.pdfbooksfree.pk

میں دنیا کی روشنی میں محنت کرنے والوں کے بیچ میں ہوا میں پانی میں غرض کہ فائدے پہنچانے والی ہر چیز میں وہ موجود ہے۔"

تھوڑی دیر رک کر "گشتاسپ" پھر سائرس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"ایک روز زرتشت میرے پاس بیٹھا ہوا تھا اور گفتگو کے دوران اس نے اپنے خدا کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا۔

کس نے ستاروں کے درمیان سورج کے لئے راستہ بنایا چاند کو کون بڑھاتا ہے زمین کیسے کھڑی ہے آسمان پر ستارے کس کے حکم سے اٹکے ہوئے ہیں کون ہوا کو اتنی تیزی بخشتا ہے کہ وہ بادلوں کو بھیڑوں کے غلے کی طرح اڑا لے جاتی ہے کس کی کاریگری سے روشنی تاریکی سے جدا ہوتی ہے اور انسان کو جو بذات خود کچھ نہیں۔ کس نے ان تمام چیزوں پر غور کرنے کی عقل عطا کی۔

"گشتاسپ" تھوڑی دیر کے وقفے کے بعد سائرس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"میں نے اس کی تعلیمات کو قبول کر لیا تھا اور میں اس کی باتوں سے بھی بڑا متاثر ہوا تھا لیکن میری بدبختی کہ وہ یہاں سے کوچ کر گیا شمال کی طرف چلا گیا لیکن وقت کی ستم ظریفی کہ کچھ ڈاکو اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے مار دیا گیا۔

دراصل وہ ان ڈاکوؤں سے بچتا ہوا ایک درے کی طرف بھاگ رہا تھا اس کے مارے جانے کے بعد اس کے ماننے والے اس کی لاش اسی دور دراز درے کی طرف لے گئے جس کی طرف وہ خود بھاگ کر جا رہا تھا اور وہیں اس کے پیروکاروں نے اسے دفن کر دیا۔"

"**گشتاسپ**" کے پاس چند روز تک مہمان رہنے کے بعد سائرس نے اپنے لشکر کے ساتھ پھر شمال کی طرف کوچ کیا یہاں تک کہ وہ دریائے آمو کے کنارے پہنچ گیا۔ سائرس کے علاقوں کے اندر کوئی بڑا دریا نہیں بہتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے نالے تھے جو صرف بارش کے دنوں میں رواں ہوتے تھے لہٰذا وہ اور اس کے لشکری دریائے آمو کو دیکھ کر بڑے حیران اور پریشان ہوئے اور سوچنے لگے کہ اتنا پانی کہاں سے آ رہا ہے۔

دریائے آمو کے ساتھ ساتھ اس نے مغرب کی طرف سفر کیا یہ خوارزمیوں کا علاقہ تھا یہاں اس نے خوازمیوں سے کہا کہ تمہاری زمین خشک اور بنجر کھڑی ہے تمہارے پاس اس قدر پانی ہے تم اس پر بند باندھ کر اپنی زمینوں کو کیوں سیراب نہیں کرتے ہو؟ اس پر انہوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا کہ ہم لوگ بند کیسے باندھ سکتے ہیں؟ ہمارے پاس وسائل ہی نہیں ہیں۔

جواب میں سائرس نے خود انہیں دریائے آمو پر بند باندھ کر دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن جب بند بنانا شروع کیا گیا تو اس میں ناکامی ہوئی اس لئے کہ خوارزم کے اس علاقے کی مٹی ایران کی طرح چکنی نہ تھی بھربھری اور ریتلی تھی۔ لہٰذا پانی

www.pdfbooksfree.pk

کو روک نہ سکتی تھی۔

اس موقع پر ایک مقامی شخص نے سائرس کو مشورہ دیا کہ اگر چونے کا پتھر اور ڈامر ملا کر استعمال کیا جائے تو بند باندھا جا سکتا ہے اس نے یہ بھی بتایا کہ چونے کا پتھر تو سمرقند سے مل سکتا ہے اور ڈامر دریائے گورگان کے آس پاس کافی تعداد میں ملتا ہے جہاں ہر وقت دھواں اٹھتا رہتا ہے۔

سائرس نے اپنے لشکر کا ایک حصہ علیحدہ کیا ان کے حوالے بہت سے چھکڑے کئے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصے کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ سمرقند سے چونے کا پتھر لائیں اور دوسرے حصے کے ذمہ گورگان سے ڈامر لانے کا کام سونپا اس طرح اس نے حکم دیا کہ وہ خود تو اب مشرق کی طرف کوچ کرے گا اس کی غیر موجودگی میں دریا پر بند باندھنے کے کام کی ابتداء کر دی جائے۔

بند باندھنے والے عملے کو چھوڑ کر اپنے لشکر کے ساتھ سائرس مشرق کی طرف بڑھا یہاں تک کہ سمرقند کے کچھ معزز لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سے التجاء کی کہ شمال کے کچھ وحشی جنہیں ''سیتھین'' کہتے ہیں اکثر و بیشتر ہم پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں ہمارا مال و اسباب لوٹ لیتے ہیں۔ عورتوں کو لونڈیاں و جوانوں کو غلام بنا کر لے جاتے ہیں گھروں کا شہروں کا سارا سامان لوٹ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور ایسا وہ اکثر و بیشتر کرتے رہتے ہیں۔

انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ہم سمرقند چھوڑ کر گزشتہ چند دن سے خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں اس لئے کہ ان دنوں وہ وحشی سمرقند اور اس کے گرد و نواح پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

اس شکایت پر اپنے لشکر کے ساتھ سائرس شمال کی طرف سے آنے والے ان وحشی سیتھین کی طرف بڑھا۔ سیتھین اور سائرس کے لشکر کے درمیان جنگ ہوئی جس میں پہلے ہی حملے میں وحشی سیتھین نے سائرس اور اس کے لشکر کو شکست دی اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

دراصل سائرس اور اس کے لشکری ان وحشی سیتھین کے حملہ آور ہونے کے انداز کو سمجھے نہ تھے ان کے جنگ کرنے کا طریقہ نیا اور انوکھا تھا۔ وہ باقاعدہ طور پر صفیں باندھ کر سامنے نہیں آتے تھے بلکہ اپنے جسموں پر چڑا لپیٹ کر جتھوں کی صورت میں اچانک نمودار ہوتے اور بھیڑیوں کی طرح دشمن کے لشکریوں کو گھیر کر تیر اندازی کرتے اور پھر قریبی کوہستانی سلسلوں میں جا چھپتے۔

ان کے تیر اس قدر سخت تھے کہ وہ سائرس اور اس کے لشکریوں کی ڈھالوں اور زرہ بکتروں تک میں سوراخ کر دیتے تھے۔

وہ اس قدر وحشی تھے کہ اگر ان میں سے کوئی تیروں سے چھلنی ہو جاتا زخمی ہو جاتا تو حیوانات کی طرح زخموں سے کوئی اثر نہ لیتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے گھوڑوں کی رسیاں آپس میں باندھ لیتے کہ اپنے ساتھیوں سے جدا نہ ہو جائیں۔ گھوڑوں کی زینوں سے اس طرح چپک جاتے کہ سائرس کے لشکر کے ماہر تیر انداز بھی انہیں اپنا نشانہ نہ بنا سکتے تھے ان وحشی سیتھین کے سالار اور سردار انہیں دشمن کے خلاف لڑا رہے تھے۔ سائرس اور اس کے لشکریوں نے دیکھا ان سرداروں کی گردنوں اور بازوؤں پر سونا چمک رہا تھا۔ سائرس اور اس کے لشکریوں پر حملہ آور ہو کر نقصان پہنچاتے اور پھر اچانک گرد و غبار میں روپوش

ہو جاتے اس کے بعد یکلخت ہی دوبارہ ظاہر ہوتے حملہ آور ہوتے اور صفوں کی صفیں الٹ کر اور اپنا آپ بچا کر نکل جاتے۔

آخر کئی بار کی جنگ کے بعد سائرس انہیں شکست دینے اور مار بھگانے میں کامیاب ہوا جس وقت ان سیتھیوں کو شکست دینے کے بعد سائرس نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا تو وہ وحشی اپنے پڑاؤ کی ہر چیز چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے ان کے پڑاؤ میں بڑے بڑے چھکڑے تھے جب کے اندر انہوں نے لوٹ مار کا سامان بھرا ہوا تھا مختلف علاقوں سے جو انہوں نے عورتیں پکڑ کر قیدی بنائی تھیں وہ بھی وہیں تھیں۔ ان کے پڑاؤ کی ہر چیز پر سائرس نے قبضہ کر لیا عورتوں کو آزاد کر دیا گیا اور جس قدر ان کا سامان تھا اس پر قبضہ کر لیا۔

ان وحشی سیتھیوں کو مار بھگانے کے بعد کرزوش نے سمرقند کا رخ کیا سمرقند کے لوگ اس کی اس کارروائی سے اتنے خوش ہوئے کہ جب وہ سمرقند کے قریب گیا تو اس پر پھول نچھاور کرتے ہوئے لوگوں نے اس کا استقبال کیا۔ ساتھ ہی ان خدشات کا بھی اظہار کیا کہ اس وقت تو کرزوش (سائرس) نے ان وحشی حملہ آوروں کو مار بھگایا ہے لیکن جونہی وہ یہاں سے واپس جائے گا وہ پھر پہلے کی طرح اپنی کارروائیوں پر عمل کرنا شروع کر دیں گے۔ ان علاقوں پر حملہ آور ہو کر لوگوں کا قتل عام کرتے رہیں گے لوٹ کھسوٹ کریں گے۔ عورتوں کو قیدی بنا کر لے جائیں گے۔

اہل سمرقند کے ان خدشات کے جواب میں سائرس انہیں تسلی دیتے ہوئے کہنے لگا۔

”تم لوگ فکر مند نہ ہوں میں شمال کی طرف سے حملہ آور ہونے والے ان

وحشیوں کا ایسا بندوبست کروں گا کہ آئندہ وہ تمہارے علاقوں پر حملہ آور نہ ہوں گے۔“

سائرس کے اس جواب پر سمرقند اور آس پاس کے لوگ بڑے خوش ہوئے تھے۔ سائرس نے جو وعدہ کیا تھا اس نے اسے عملی صورت دینے کی ابتداء کی وہ اپنے لشکر کے ساتھ سمرقند سے کئی فرسنگ شمال کی طرف بڑھا وہاں ایک مناسب جگہ اس نے سات مضبوط اور مستحکم قلعے تعمیر کرائے اور ان قلعوں کو ایک دیوار کے ذریعہ آپس میں ملا دیا۔ اس طرح شمال کی طرف سے آنے والے ان وحشیوں کی طرف سے اس نے ایک روکاوٹ کھڑی کر کے رکھ دی تھی۔ جو سات قلعے اس نے تعمیر کرائے اس کے اندر برج بھی تعمیر کرائے گئے اور ان برجوں کے اندر پہرے دار مقرر کر دیئے گئے تھے اس کے علاوہ وہاں اس نے ایک نیا شہر آباد کیا تا کہ اس شہر کے اندر بھی ایک لشکر رہے اور شمال کی طرف سے آنے والے اگر دیوار کو گرانے کی کوشش کریں گے اس کے سات تعمیر کردہ قلعوں کو مسمار کرنے کی کوشش کریں تو ان پر حملہ آور ہو کر انہیں مار بھگایا جائے جو نیا شہر اس نے آباد کیا اس نے اس کا نام ”کورا“ رکھا تھا۔

سمرقند اور گرد و نواح کے علاقوں کی حفاظت کا یہ سارا سامان کرنے کے بعد کرزوش پھر دریائے آمو کے کنارے آیا اب اس نے پھر مشرق کی طرف بڑھنا شروع کیا تھا اپنے لشکر کے ساتھ اب وہ سرخ اور زردی مائل کوہستانوں سے ہوتا ہوا تنگ و تاریک دروں اور گھاٹیوں سے گزر کر ایسی بلندیوں پر چڑھنے لگا جہاں آدم تھا نہ آدم زاد سر بفلک پہاڑوں کے دامن سے چل کر اپنے لشکر کے ساتھ وہ ایسی بلندیوں پر پہنچ گیا جہاں چوٹیاں بادلوں سے ڈھکی ہوئی تھیں اور موسم سرد سے سردتر ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ جو رہنما تھے وہاں ان میں سے

www.pdfbooksfree.pk

ایک نے دور نیچے ایک دریا کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا۔

"وہ دریائے زرفشاں ہے جو دریائے آمو میں آ کر ملتا ہے۔" اور اس رہنما نے سائرس پر یہ بھی انکشاف کیا۔ "اسے زرفشاں اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے لوگ سونا نکالتے ہیں شمال کی پہاڑیوں سے اس دریا کے اندر سونا ٹکڑوں کی صورت میں آتا ہے جسے لوگ نکال کر اپنی گزر بسر کر لیتے ہیں۔"

اپنے ان راہنماؤں سے سائرس نے کہا کہ وہ اس جگہ جانا چاہتا ہے جہاں زرتشت کو دفن کیا گیا ہے اور یہ کہ میں اس کا مدفن دیکھنا چاہتا ہوں۔

وہ رہنما اسے ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں ایک درے سے دو راستے نکل کر مختلف سمتوں کو جاتے تھے۔ ایک راستہ اس سمت جاتا تھا جہاں آبشار ہی آبشار تھے دوسرا دائیں جانب کو مڑتا تھا وہ راہنما کروش (سائرس) کو اسی دائیں جانب مڑنے والے راستے پر لے کر روانہ ہوئے۔

وہ تھوڑا سا آگے گئے ہوں گے کہ انہیں ایک کوہستانی سلسلے کی چوٹی پر آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ جلتا دکھائی دیا اسے بتایا گیا کہ جہاں آگ جل رہی ہے وہیں زرتشت کا مدفن ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی اس چوٹی تک پہنچ گیا جہاں آگ کا الاؤ روشن تھا وہاں بہت سے لوگ سفید لباس پہنے اور مختلف ساز بجاتے ہوئے پرانے وقتوں کا کوئی نغمہ الاپ رہے تھے یہ سب زرتشت کے پیروکار تھے اور اپنے طور طریقوں پر عبادت کر رہے تھے۔

وہاں پہنچ کر سائرس نے ان سے پوچھا۔ "زرتشت کا مزار کہاں ہے؟ وہ کہاں دفن ہے؟"

اس پر زرتشت کے پیروکاروں میں سے ایک اٹھا قریب ہی اسے ایک کافی بڑے چوکور پتھر کے پاس لے گیا کہنے لگا۔

"یہاں زرتشت کو دفن کیا گیا تھا۔"

سائرس نے ان سے سوال کیا۔ "زرتشت تمہیں کیسی تبلیغ کرتا تھا اور کس کی عبادت کرنے کے لئے کہتا تھا؟"

زرتشت کے اس پیروکار نے کہا۔

"وہ اپنے پیروکاروں کو کس کی پرستش کرنے کے لئے کہتا تھا؟" جواب میں وہ زرتشتی ہی کہنے لگا۔

"وہ 'ادھورا فرد' کا ذکر کرتا تھا جو خدائے واجد کے ناموں میں سے ایک ہے۔"

سائرس نے پھر اس سے سوال کیا۔

"کیا وہ خدا جس کا ذکر زرتشت نے کیا تھا وہ صرف اسی درے میں ہے؟ اور کیا یہیں پر وہ واحد ہے؟"

اس پر وہ زرتشتی کہنے لگا۔

"نہیں! وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر اکیلا اور واحد ہے۔"

کروش نے پھر ان سے سوال کیا۔

"انسانوں کے باطن میں جو چیز پوشیدہ ہے اسے تم روح کہتے ہو وہ کیا ہے؟" اس پر زرتشتی نے جواب دیا۔

"وہ خدائے بزرگ جس نے سورج کو زندگی کی حفاظت کے لئے مقرر کیا روح اس کا عطیہ ہے۔ روح اس زندگی کی جان ہے جو ہر فرد میں ہے اور موت

www.pdfbooksfree.pk

کے بعد اسے نئی زندگی عطا ہوتی ہے۔ وہ غیر فانی ہو جاتی ہے۔"

اتنے میں سائرس کو یہ بھی بتایا گیا کہ زرتشت کے پجاریوں میں ابھی تک ایک ایسا شخص زندہ ہے جو زرتشت کے ساتھ رہا اس کے ساتھ سفر بھی کرتا رہا اس کا نام اشیر ہے۔

سائرس کے کہنے پر وہ لوگ اشیر کو بلا کر لائے وہ کافی بوڑھا اور ضعیف العمر ہو چکا تھا اسے مخاطب کر کے سائرس نے پوچھا۔

"حیات بعد الموت کی بقاء کے لئے تم لوگوں کے پاس کیا دلائل ہیں؟"

زرتشت کا وہ پیروکار جس کا نام اشیر تھا کہنے لگا۔

"انسان دنیاوی زندگی کی بازی ہار جاتا ہے تا کہ ایک ابدی زندگی حاصل کرے۔"

اس کوہستانی سلسلے کی چوٹیوں پر زرتشت کا مزار دیکھنے اور اس کے پیروکاروں سے سوال و جواب کرنے کے بعد آخر سائرس نے اپنے لشکر کے ساتھ پھر وہاں سے کوچ کیا کوہستانی سلسلے سے نیچے اتر کر وہ اس جگہ آیا جہاں دریائے زرفشاں دریائے آمو میں گرتا تھا وہاں اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر کے اپنے لشکریوں کو آرام کرنے کا موقع فراہم کیا اس کے بعد دوبارہ اس نے وہاں سے کوچ کیا مغرب کی طرف بڑھا اب اس کے سامنے ایک نئی اور انوکھی مہم تھی اور وہ یہ کہ اس نے بابل کو فتح کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اسی ارادے کی تکمیل کے لئے اب وہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے بابل شہر کی طرف بڑھا تھا۔ جبکہ اس وقت تک خوارزمیوں کے لئے دریائے آمو پر بند کی تعمیر بھی مکمل ہو چکی تھی۔

بابل بڑا قدیم اور مشہور شہر تھا اس کا موجودہ نام ہلہ ہے یہ میسو پوٹیمیا یعنی عراق کا قدیم شہر خیال کیا جاتا ہے جو اسلامی تاریخ میں مشہور بادشاہ نمرود اور حضرت ابراہیمؑ کے دور سے مشہور ہے۔

یہ شہر دریائے فرات کی ایک شاخ پر جنوبی عراق میں واقع تھا بابلی حکمران حمورابی کے عہد سے یہ شہر دنیا بھر میں اہم حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ حمورابی نے اٹھارویں صدی قبل مسیح میں اسے اپنا پایہ تخت بنایا تھا بعد میں آشوریوں اور اکادیوں کے حملوں کے دوران یہ شہر کئی بار تاخت و تاراج اور تباہ ہوا۔

آٹھویں صدی قبل مسیح کا مشہور بادشاہ "سارگون دوئم" اسے جلا ہوا شہر لکھتا ہے اس نے یہ شہر دوبارہ تعمیر کروایا تھا۔ جسے 689 ق م میں پھر زمین بوس کر دیا گیا تھا۔

نیا شہر بادشاہ اسارحدو نے تعمیر کروایا۔ 648 ق م میں آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال نے اس کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

آشوری سلطنت کے خاتمہ کے بعد بابل پر آزاد اور خود مختار حکمرانوں نے عرصہ تک حکومت کی ساتویں صدی قبل مسیح کے اواخر میں بنو پلاسر بابل کا بادشاہ بنا اور پھر اس کے بیٹے بخت نصر کے دور میں بابل شہر کو بڑی عظمت اور بے حد شہرت حاصل ہوئی۔ اسی دور میں بابل کا حکمران بخت نصر پہلی بار فلسطین میں

www.pdfbooksfree.pk

یہودیوں پر حملہ آور ہوا اور ہزاروں یہودیوں کو اس نے وہاں قتل کیا اور ہزاروں کو گرفتار کر کے قیدی کی حیثیت سے بابل لے آیا تھا۔

بابل عرصہ دراز تک بت پرستی کا شکار رہا وہاں کا سب سے بڑا دیوتا مردوک تھا اس کے علاوہ شمس اور اشتیار بھی بلاشبہ بابلیوں کے ہاں بڑے دیوتا دیوی شمار کئے جاتے تھے ان دیوی دیوتاؤں کے لئے ایک بہت بڑی عمارت تعمیر کی گئی تھی جہاں انہیں رکھا جاتا تھا یہ عمارت معبد بھی کہلاتی تھی اور اس عمارت کو اساگیلا کا معبد کہہ کر بھی پکارتے تھے۔

جس وقت سائرس اپنے لشکر کے ساتھ بابل شہر کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا اس وقت بابل کے حالات عجیب وغریب تھے۔ بابل کا بادشاہ ان دنوں نبونید تھا اس سے متعلق مؤرخین کے مختلف خیالات ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ وہ بابل کے عظیم بادشاہ بخت نصر کا داماد تھا۔ کچھ کہتے ہیں وہ اس کا پوتا تھا۔ تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ بنونید ایک متلون مزاج اور شکی ذہن کا مالک تھا اور وہ دراصل بابل کے بادشاہ بخت نصر کی دختر کا حقیقی بیٹا نہیں تھا۔ اس کی ماں کلدانی قوم کی تھی اور چاند کے دیوتا کے معبد کی پجارن تھی۔ یہ معبد حران شہر میں تھا اور جس دیوتا کی وہ پجارن تھی اس دیوتا کو سین دیوتا کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس بنونید نے تاج وتخت حاصل کرنے کے لئے بابل کے تخت وتاج کے اصل مدعی کو قتل کر دیا تھا اور خود بادشاہ بن بیٹھا تھا۔

دوسری عجیب غریب حالت یہ تھی کہ شہر کے اندر اور اس کے نواح میں بے شمار یہودی تھے جو بابل کے حکمرانوں سے نالاں تھے۔

www.pdfbooksfree.pk

یہ وہ یہودی تھے جنہیں کئی برس پہلے بابل کے بادشاہ بخت نصر نے اپنا اسیر بنا لیا تھا وہ اس طرح کہ بخت نصر اپنے عظیم لشکر کے ساتھ فلسطین پر حملہ آور ہوا ہزاروں یہودیوں کو اس نے تہہ تیغ کر دیا اور ہزاروں کو اسیر بنا کر اپنے ساتھ بابل لے آیا تھا بابل میں ان یہودیوں سے نہروں نالیوں کی صفائی وغیرہ کا کام لیا جاتا تھا۔

بابل کے بادشاہ نبونید کو جب خبر ہوئی کہ سائرس اپنے لشکر کے ساتھ بابل پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے تو اس نے فی الفور ہنگامی طور پر چار اقدام کئے۔

پہلا اقدام اس نے یہ اٹھایا کہ اپنے لشکریوں کے سپہ سالار اعلیٰ بلشزر کو حکم دیا کہ وہ لشکر کے بہترین حصوں کے ساتھ سائرس کی راہ روکے اسے بابل کی سرزمینوں سے مار بھگائے لشکریوں کا یہ سپہ سالار جس کا نام بلشزر تھا وہ نہ صرف بابل کے لشکریوں کا سالار اعلیٰ تھا بلکہ بابل کے بادشاہ نبونید کا بیٹا بھی تھا۔

اس وقت نیا سال شروع ہو رہا تھا لہٰذا اس نے دوسرا اقدام یہ اٹھایا کہ بابل کے اندر نئے سال کا جشن منانے کا حکم دیا ساتھ ہی اس نے بابل کے صناعوں کو بلایا اور انہیں ایک تحریر لکھ کر دی اور ان کے لئے حکم دیا کہ اس تحریر کو وہ بلور کے پتھر پر کندہ کر دیں اور اسے شہر سے باہر نمایاں جگہ نصب کرائیں۔

جو تحریر نبونید نے بلور کے پتھر پر کندہ کرنے کا حکم دیا تھا وہ تحریر اس طرح تھی۔ ”فارس کا بادشاہ سائرس میرے قدموں پر جھکے گا اس کا ملک میرے قبضہ میں آ جائے گا اس کی املاک میرا مال غنیمت ہوگا۔“

نبونید نے تیسرا اقدام یہ اٹھایا کہ بابل کے اساگیلا کے مندر میں جو بابلیوں کے بڑے بڑے دیوتا تھے ان کے بتوں کو بڑے بڑے رتھوں میں سوار کروا کہ

شہر کے اندر گھمایا پھرایا گیا تا کہ ان دیوتاؤں کی وجہ سے سائرس کے خلاف لوگوں کے جذبات برانگیختہ ہوں جن دیوتاؤں کو گھمایا گیا ان میں بابل کا سب سے بڑے دیوتا ''مردوک کا ظلم کا دیوتا سین، اسپارٹا کا دیوتا شمس (جو پروں والے شیر پر سوار دکھایا گیا تھا) اس کے علاوہ بابلیوں کی سب سے حسین دیوی ایشتار بھی رتھ پر سوار کی گئی تھی اور یہ سارے دیوی دیوتاؤں کے رتھ بابل شہر کے اندر گھمائے پھیرائے گئے تا کہ لوگ ان دیوتاؤں کے حوالے سے حملہ آور دشمنوں کے خلاف متحد ہو جائیں۔

بابل کے بادشاہ نبونید نے چوتھا قدم یہ اٹھایا کہ اس نے بابل کے قابل ترین نجومیوں کو اپنے پاس بلایا یہ نجومی جب اس کے پاس آئے تو وہ لمبی لمبی آستینوں والے بازوؤں کو خوب پھیلائے ہوئے تھے ان کے کندھوں پر فالتو کپڑے تھے جس پر بیلچے کا نشان بنا ہوا تھا اور یہ نشان بابل کے سب سے بڑے دیوتا مردوک کی علامت سمجھا جاتا تھا جب یہ نجومی نبونید کے سامنے آ کر بیٹھ کے تب انہیں مخاطب کر کے نبونید کہنے لگا۔

تمہیں خبر ہو چکی ہو گی کہ فارس کا بادشاہ سائرس ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے بابل شہر کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے میں نے اپنے بیٹے بلشزر کو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار اور چوکس کر دیا ہے۔

''تم لوگوں کو اس لئے بلایا گیا ہے کہ حساب لگاؤ اور مجھے بتاؤ کہ جب ہمارا اور سائرس کا ٹکراؤ ہو گا اور دونوں لشکر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے تو فتح کسے نصیب ہو گی شکست کس کا مقدر بنے گی۔''

www.pdfbooksfree.pk

نبونید کے اس سوال پر وہ نجومی کچھ دیر تک سر جوڑ کر بیٹھے رہے صلاح مشورہ کرتے رہے آخر ان میں سے جو بڑا نجومی تھا وہ بابل کے بادشاہ نبونید کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ اسی مہینے ایک انسان آئے گا جو ہمارے عظیم دیوتا مردوک کا مقرب خاص ہو گا وہ شخص ایک گڈریئے کی طرح اپنے غلے کی رہنمائی کر رہا ہو گا اور وہ غلاموں کو آزادی دلائے گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد پیش گوئی کرنے والا وہ نجومی رکا اس کے بعد دھیمے سے لہجے میں اپنے بادشاہ نبونید کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''عظیم دیوتا مردوک کے عزیز شہر بابل میں اس کی آمد مبارک ہو گی۔''

اس کے بعد نبونید نے ان نجومیوں کو انعام دے کر رخصت کر دیا۔ لیکن وہ سخت برہم تھا اس لئے کہ ان نجومیوں نے اسے گول مول جواب دیا تھا اصل حالت اس سے چھپائی تھی انہوں نے نہ اپنی پیش گوئی میں نبونید کا ذکر کیا نہ سائرس کا ذکر چھیڑا بلکہ گڈریئے کا لفظ استعمال کیا اس طرح انہوں نے ڈھکے چھپے الفاظ میں گول مول سی پیش گوئی بتا کر نبونید کو پریشان کر دیا تھا اس کے باوجود نبونید نے حسب دستور طلائی سکے دے کر انہیں رخصت کر دیا تھا۔

دوسری طرف سائرس اپنے لشکر کے ساتھ اس وقت بابل کے نواح میں نمودار ہوا جب موسم گرما ختم ہو گیا اور فصل کی کٹائی کا زمانہ شروع ہوا وہ شمال کی طرف سے جنوب کی طرف بڑھا اس کے لشکری تیار فصلوں کو کاٹنے لگے اور اپنے لئے خوراک کے ذخیرے جمع کرنے لگے ارد گرد کے لوگ بھاگ بھاگ کر

دریائے دجلہ کے کنارے مختلف شہروں اور بابل کا رخ کرنے لگے تھے۔

بابل شہر کے نواح میں نبونید کا بیٹا اور اس کا سالار اعلیٰ بلشورا اپنے لشکر کے ساتھ سائرس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا اب شمال کی طرف سے کرزوش کا لشکر جنوب کی طرف بلشزر کا لشکر بڑھا تھا گرد وغبار کے بادل اٹھنے لگے تھے بابل شہر کے نواحی دیہاتوں میں اٹھنے والے گرد وغبار اور دھوئیں سے آفتاب سیاہی مائل دکھائی دینے لگا تھا لشکریوں کے گھوڑے کھیت کھلیانوں کو روندتے ہوئے ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے لگے تھے گھوڑے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے تھے تیر اندازوں نے ایک دوسرے کی صفوں کو درہم برہم کر کے موت کا کھیل کھیلنا شروع کر دیا تھا۔

اہل فارس اور بابلی گھڑ سوار اس طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے تھے گویا وہ ہوا پر سوار ہوں گو میدان جنگ دھواں اور دھول سے بھر گیا تھا لیکن اس کے باوجود تیر گرد وغبار کے بادلوں سے باہر آتے دکھائی دینے لگے تھے دھول اور گرد کے بادلوں میں صفوں کی صفیں ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑی تھیں ہوا میں تیرتے تیر دوڑتے ہوئے گھوڑوں کے سروں سے آگے نکلتے ہوئے موت اور قضا کو دعوت دینے لگے تھے میدان جنگ کے اندر بھاگتے رتھوں کے باعث چاروں طرف گرد وغبار کے بادل کم ہونے کے بجائے اور زیادہ گہرے ہونا شروع ہو گئے تھے جب بابل کے رتھوں نے سائرس کے لشکریوں کو اپنا ہدف بنانا چاہا تو سائرس کے لشکریوں کی طرف سے ان پر ایسی تیز تیر اندازی کی گئی جس سے رتھوں کو ہانکنے والے ان گنت سوار مارے گئے اب حالات صاف دکھائی دے رہے تھے کہ سائرس کے مقابلے میں بابل کے لشکر کو شکست کا سامنا ہے بابل کے لشکر کا ایک بہت بڑا حصہ جنگ کے دوران کام آچکا تھا

اور ان کے لشکر کی تعداد کافی کم ہو چکی تھی۔

جب رات قریب ہوئی تب بابل کے سپہ سالار اور اس کے سرداروں نے اپنے اپنے دستوں کو نئے سرے سے ترتیب دیا اور آپس میں یہ صلاح مشورہ کرنے لگے کہ رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میدان جنگ چھوڑ کر کسی محفوظ مقام پر چلا جانا چاہیئے لیکن وہ ایسا نہ کر سکے اس لئے کہ سائرس کے لشکر نے اپنے حملوں میں اور تیزی پیدا کر دی تھی سورج غروب ہونے کے لئے جھک رہا تھا سورج کی روشنی کم ہو گئی تھی جب کہ گرد وغبار کا بادل گہرا ہو گیا تھا اس لئے میدان جنگ کا منظر صاف دکھائی نہ دیتا تھا دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے بابل کے لشکریوں نے مشعلیں روشن کر لی تھیں تا کہ رخ مشعلوں کی روشنی میں وہ اپنی طرف آتے تیروں اور نیزوں کو دیکھ سکیں۔

لیکن مشعلیں روشنی کرنے سے سائرس کے لشکریوں کو فائدہ اور بابل کے لشکریوں کو نقصان ہوا سائرس کے لشکری اندھیرے میں تھے اور بابل والے روشنی میں لہٰذا جب اندھیرے سے سائرس کے لشکری تیر چلاتے تو بابلی چونکہ روشنی میں تھے لہٰذا ان کے تیر نشانہ پر پڑتے بابلی بڑی تیزی سے ختم ہونے لگے اہل بابل روشنی میں تھے لہٰذا تاریکی میں سائرس کے لشکری انہیں صاف دکھائی نہ دیتے تھے لہٰذا ان کے نشانے خطا ہو جاتے تھے اس طرح سورج غروب ہونے تک سائرس نے بابل کے لشکر کو بدترین شکست دی لشکر کے بہت بڑے حصے کو اس نے کاٹ کر رکھ دیا باقی بھاگ گئے پھر آگے بڑھ کر فاتح کی حیثیت سے سائرس بابل شہر میں داخل ہوا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

بابل شہر فتح کرنے کے بعد وقت ضائع کئے بغیر سائرس نے دو اہم کام کئے پہلا یہ کہ بابل اور اس کی ساری سلطنت کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بابل کے بادشاہ نبونید کو گرفتار کر کے اگبتانا یعنی ہمدان کی طرف روانہ کر دیا گیا تھا۔

دوسرا کام جو سائرس نے کیا وہ یہ تھا کہ بہت عرصہ پہلے بخت نصر جن یہودیوں کو غلام بنا کر بابل لایا تھا انہیں آزاد کر کے اپنے وطن یعنی فلسطین جانے کی اجازت دے دی یہ یہودی زیادہ تر بابل میں نہروں کی کھدائی کرتے باغوں میں مالی کا کام سرانجام دیتے اینٹوں اور اسفالٹ کی بھٹیوں پر کام کرتے اور بابل شہر کے اندر گندے نالوں کی صفائی کا کام سرانجام دیا کرتے تھے۔

یہ اسیر یہودی اپنے اہل و عیال سمیت اور ان میں سے کچھ اپنے گھوڑوں اور بھیڑوں سمیت واپس فلسطین جانے کے لئے تیار ہو گئے اپنی رہائی کی خوشی

میں پہلے انہوں نے بابل میں قربانیاں ادا کیں اس کے بعد یہ یہودی آزادی کے گیت گاتے ہوئے بابل سے فلسطین کی طرف چلے گئے تھے بابل میں یہودیوں کی بھی دو قسمیں تھیں جو مزدور اور غریب طبقہ تھا وہ تو اپنا مال و متاع سمیٹ کر فلسطین کی طرف روانہ ہو گیا لیکن یہودیوں کے وہ خاندان جو بابل میں صاحب ثروت ہو گئے تھے وہ فلسطین جانے پر رضامند نہ ہوئے۔

انہوں نے بابل کے اندر رہتے ہوئے سن رکھا تھا کہ فلسطین کی پہاڑیاں ویران ہو چکی ہیں اور ان کے پیغمبر داؤدؑ کے شہر کی شان و شوکت ختم ہو چکی ہے۔

بابل کے یہ یہودی دو نسلوں سے بابل میں آباد تھے انہوں نے اپنے مکانات بابل میں بنا لئے تھے کاروبار کو ترقی دی تھی ان کے بچے بھی یہودیوں کی عبرانی زبان نہیں جانتے تھے بلکہ بابلی زبان ہی میں بات چیت کرتے تھے اور پھر ان کے آباؤ اجداد بھی جو شریعت موسوی کی پیروی کرتے تھے انہوں نے دریائے فرات کے کنارے اپنے اپنے معبد بنا کر ان میں عبادت کرنے لگے تھے ان وجوہات کی بناء پر ایسے لوگوں نے بابل میں ٹھہرنا مناسب سمجھا وہ فلسطین واپس نہیں گئے۔

تاہم جن صاحب ثروت اور دولت مند یہودیوں نے بابل میں ہی رہنا پسند کیا انہوں نے فلسطین کی طرف جانے والے یہودیوں کو جن میں زیادہ تر غریب لوگ تھے چاندی کا ایک خاصا بڑا ذخیرہ جمع کر کے دیا اس طرح جب یہ فلسطین کی طرف جانے والے غریب یہودی بھی بابل سے روانہ ہوئے تو ان کے پاس بھی دوسروں کا دیا ہوا کافی مال و متاع جمع ہو چکا تھا چونکہ بابل سے

www.pdfbooksfree.pk

فلسطین کی طرف جانے کے لئے راستے میں صحرا پڑتا تھا اس بنا پر وہ چھکڑوں پر سفر نہیں کر سکتے تھے یہ سفر انہوں نے اونٹوں گھوڑوں اور گدھوں پر کرنے کا عزم کیا تھا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ جب بابل سے آزاد ہونے والے یہ یہودی فلسطین کی طرف روانہ ہوئے تو اس وقت ان کے پاس سات سو چھتیس 736 گھوڑے چار سو پینتیس 435 اونٹ اور چھ سو بیالیس 642 کے لگ بھگ خچر تھے ان کے علاوہ ان کے پاس چھ ہزار سات سو سامان سے لدے ہوئے گدھے بھی تھے یوں سائرس نے باعزت طور پر یہودیوں کو فلسطین جانے کے لئے اجازت دے دی اس کے بعد چند روز تک اس نے بابل میں قیام کرکے شہر کا نظم ونسق درست کیا پھر اپنے لشکر کے ساتھ وہ اپنے آبائی شہر پارسا گرد کی طرف چلا گیا تھا۔ بابل کو فتح کرکے برسوں سے وہاں اسیر یہودیوں کی رہائی سائرس کا ایک بہت بڑا کارنامہ تھا۔

بابل کے فتح سے لگ بھگ چھ سال بعد سائرس کے لئے پھر ایک مہم اٹھ کھڑی ہوئی وہ اس طرح کہ اسکے شہر پارسا گرد میں دور شمال مشرق کی زمینوں کا ایک شخص داخل ہوا جب اسے سائرس کے سامنے پیش کیا گیا تو سائرس اسے پہچان گیا وہ زرتشت کے مقبرے کے پجاریوں میں سے ایک تھا سائرس نے تعجب سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تو یہاں کیسے آ گیا؟"

اس پر وہ پجاری انتہائی دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"آپ جب اپنے لشکر کے ساتھ ہمارے علاقے میں گئے تھے تو آپ نے ہمارے علاقوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا اب ہمارے علاقوں میں آگ اور تلواریں بربادی کا کھیل کھیل رہی ہیں شمال کے وحشی قبائل آئے دن ہم پر ہلہ بول دیتے ہیں اور ہمارے پاس ان سے بچنے کے لئے کوئی ذریعہ موجود نہیں ہے۔ میں آپ کو یہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ آپ نے ہم سے ہماری حفاظت کا وعدہ

www.pdfbooksfree.pk

کیا تھا۔"

سائرس کو یہ خبر سن کر بے حد دکھ ہوا اس لئے کہ اس سے چند دن پہلے سمرقند کی طرف سے بھی ایسی خبریں آئی تھیں کہ شمال کے وحشی ان کے علاقوں پر حملہ آور ہو کر ان کی تباہی اور بربادی کا باعث بن رہے ہیں۔

یہ خبریں آنے کے بعد سائرس نے پھر تیاری کی اور اپنے لشکر کے ساتھ اس نے شمال کی طرف کوچ کیا تا کہ شمال کے وحشیوں کے حملوں سے ان لوگوں کو بچانے جن سے اس نے ان کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا اپنے لشکر کے ساتھ روانگی سے قبل اس نے اپنے بڑے بیٹے کمبوجیہ کو جس کا نام اس نے اپنے باپ کے نام پہ رکھا تھا اپنے بعد اپنا ولی عہد مقرر کیا پھر اپنے لشکر کے ساتھ وہ شمال کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

شمالی علاقوں میں داخل ہونے کے بعد سائرس اپنے لشکر کے ساتھ جس قصبے جس شہر سے بھی گزرتا وہاں کی عورتیں اناروں، ہندوانڑوں اور سیبوں کی ٹوکریاں اسے پیش کرتیں۔ سائرس ان کے سلوک سے خوش ہوتا اور مسکرا کر انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہتا کہ وہ جس مہم پر روانہ ہوا ہے وہاں سے کامیاب لوٹنے کے بعد وہ ہر عورت کو ایک ایک سکہ انعام میں دے گا۔

جب وہ درہ گرگان میں اپنے لشکر کے ساتھ پہنچا تب بلخ اور ارد گرد کے علاقوں کے حکمران جڑ گیا ہے نے بھی اپنے بیٹے کو اپنے لشکر کا ایک حصہ دے کر سائرس کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ سائرس کے لشکر میں شامل ہو کر شمال کے وحشیوں کی سرکوبی میں سائرس کی مدد کرے۔

جب وہ شمالی علاقوں کی طرف گیا تو وہاں سائرس نے دیکھا شمال کے وحشیوں کی لوٹ مار کی وجہ سے دیہات ویران فصلیں جل کر تباہ ہو چکی تھیں پھر مزید آگے بڑھا تو کھلے میدانوں کے اندر جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی اسے بوڑھوں، بچوں کی لاشیں بکھری ہوئی دکھائی دیں سائرس نے لاشوں کا بغور جائزہ لیا اکثر لاشوں کو تیز دھار ہتھیاروں سے قتل کیا گیا تھا شمال کے وحشی شاید ایسا کر کے اپنے تیر ضائع نہ کرنا چاہتے تھے مزید آگے بڑھا تو اس نے یہ بھی دیکھا کہ سرحدی علاقوں پر اس نے کورا نام کا جو شہر اور قلعہ آباد کیا تھا اسے بھی جلا کر خاکستر کیا جا چکا تھا یہ صورت حال دیکھ کر سائرس بڑا برہم ہوا۔

سائرس آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ اس خشک صحرا میں داخل ہوا یہاں درختوں کی خشک شاخیں بھوتوں کی طرح تیز ہواؤں میں ناچ رہی تھیں جب اس نے اس صحرا کو پار کیا تو آگے اسے شمال کے وحشی سرگرداں دکھائی دیئے وہ سامنے دکھائی دینے والے وحشیوں پر حملہ آور ہوا اور ان کے تعاقب میں لگ گیا یہاں تک کہ ان کا پیچھا کرتے ہوئے وہ ایسے درے کے قریب پہنچ گیا جہاں بہت سے شمالی وحشی گھات لگائے بیٹھے ہوئے تھے جونہی سائرس کے لشکری درے میں داخل ہوئے وہ وحشی سائرس کے لشکر پر ٹوٹ پڑے اور سائرس کے لشکر کو کافی نقصان پہنچایا۔

اس موقعہ پر سائرس نے یہ بھی دیکھا کہ شمال کے وحشیوں کی تعداد اس کے لشکر سے کئی گنا زیادہ ہے لہٰذا اس نے اندازہ لگا لیا کہ جس درے میں انہوں نے گھات لگا رکھی ہے اس درہ سے انہیں مار بھگانا ممکن نہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

پس اس نے بادل نخواستہ پیچھے ہٹنے کا حکم دیا اس نے اپنے لشکریوں سے کہا کہ پیچھے ہٹتے رہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ سامنے اور دائیں بائیں سے جب شمال کے وحشی حملہ آور ہوں تو ان سے اپنا دفاع بھی کرتے رہیں۔

جس جگہ یہ جنگ ہوئی تھی اس سے پیچھے چونکہ سائرس نے اپنے لشکر کا پڑاؤ قائم کر دیا تھا دور دور تک خیمے نصب تھے اب نئی صورت حال سے نمٹنے کے لئے سائرس نے اپنے سالاروں کو ایک نیا حکم جاری کیا۔

اس نے اپنے سالاروں اور لشکریوں کو مشورہ دیا کہ دشمن کے سامنے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنے پڑاؤ کے قریب آئیں پھر اپنے پڑاؤ کو نظر انداز کرتے ہوئے پڑاؤ سے بھی پیچھے ہٹ جائیں سائرس کا کہنا تھا کہ جب وہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے پڑاؤ سے پیچھے ہٹ جائے گا تو شمال کے وحشی ان پر حملہ آور ہونے کے بجائے ان کے پڑاؤ کی لوٹ مار شروع کر دیں گے اور جب وہ جنگ ترک کر کے پڑاؤ کی لوٹ مار کریں گے تب ان پر حملہ آور ہو کر انہیں شکست دینا آسان ہو جائے گا۔

پھر ایسا ہی ہوا سائرس جب اپنے لشکر کو لے کر اپنی خیمہ گاہ سے بھی پیچھے ہٹ گیا تب شمال کے وحشی سائرس کے لشکر پر حملہ آور ہونے کے بجائے اس کے پڑاؤ کو لوٹنے میں مصروف ہوں گے۔ تب ان پر حملہ آور ہونے اور جوابی کارروائی کرنے کا بہترین موقعہ ہوگا۔ جونہی شمال کے وحشی اس کی خیمہ گاہ کو لوٹنے میں بری طرح مصروف ہو گئے سائرس اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا شمال کے وحشیوں پر ٹوٹ پڑا اور چاروں طرف سے ان کا قتل عام شروع کر دیا

www.pdfbooksfree.pk

تھا۔

اس آخری جنگ میں سائرس نے شمال کے وحشیوں کا تو خاتمہ کر کے رکھ دیا لیکن بدقسمتی سے اس جنگ میں وہ خود بھی کام آ گیا دشمن کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

سائرس کی جنگ میں مرنے کی خبر آن کی آن میں سمرقند سے باختر کی وادیوں تک پھیل گئی اور پھر ہزاروں میل دور ملطیہ یونان ہمدان اور پارساگرد تک اس کے مارے جانے کی خبریں پھیل گئیں۔

شمال کے وحشیوں کے خلاف بہترین فتح حاصل کرنے کے بعد سائرس کے لشکریوں نے اس کی لاش کو صاف کر کے ایک گاڑی پر لاد کر پارساگرد کی طرف کوچ کیا تھا۔

باختر کی بلند وادیوں سے گزرتے ہوئے وہ پارساگرد کی طرف جا رہے تھے جہاں اس کے بیٹے بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

اس کے بیٹوں کو بھی اس کے مرنے کی خبر ہو چکی تھی لہٰذا پارساگرد کی ایک ندی کے کنارے اس کے بیٹے کمبوجیہ نے اس کے لئے سادہ سا مزار تیار کر دیا تھا۔

جب سائرس کی لاش پارساگرد پہنچی تو اس کے بیٹے کمبوجیہ نے اپنے درباریوں اور اپنی سلطنت کے سرکردہ لوگوں سے مشورہ کیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مصر کے فرعونوں کی طرح سائرس کی لاش کو سونے کے تابوت میں رکھ کر دفن کیا جائے۔

چنانچہ یہ فیصلہ ہونے کے بعد سائرس کی لاش کو تاج اور زرد جواہرات کے ساتھ زردوز لباس میں سونے کے تابوت میں رکھ کر دفن کیا گیا دفن کرتے وقت ممتاز درباریوں اور مذہبی راہنماؤں کے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں چونکہ جہاں اسے دفن کیا جانا تھا وہ خاصا بڑا کمرا تھا اس کے اوپر چھوٹا سا گنبد بنا دیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہاں تاریکی تھی اور مشعلوں کی ضرورت پڑی تھی۔

تابوت کے اندر سائرس کی تلوار کمر کا پٹکا اس کا جنگی سینہ پوش، ارغونی رنگ کا جنگی پاجامہ جوہرات سے مرصع ایک اور کمر بند اور چمڑے کے موزوں کو بھی سونے کی ایک تختی پر رکھ کر تابوت میں رکھ دیا گیا تھا۔

سائرس کو دفن کرنے کے بعد اس کے مزار کے کمرے کی دیواروں پر سارڈ شہر کے بنے ہوئے پردے لٹکا دیئے گئے تھے ساتھ ہی سائرس کے مقبرے کی حفاظت کے لئے کچھ محافظ بھی مقرر کر دیئے گئے تھے مقبرے کے سامنے سنگ مرمر کا ایک کتبہ نصب کر دیا گیا تھا جس پر یہ تحریر کندہ کر دی گئی تھی۔

”اے جوان تو جو کوئی بھی ہے جان لے کہ یہ سائرس ایرانی بادشاہت کا بانی اور دنیا کا فرمانبردار ہے اس کی اس یادگار کو حسد کی نگاہ سے نہ دیکھ۔“

www.pdfbooksfree.pk

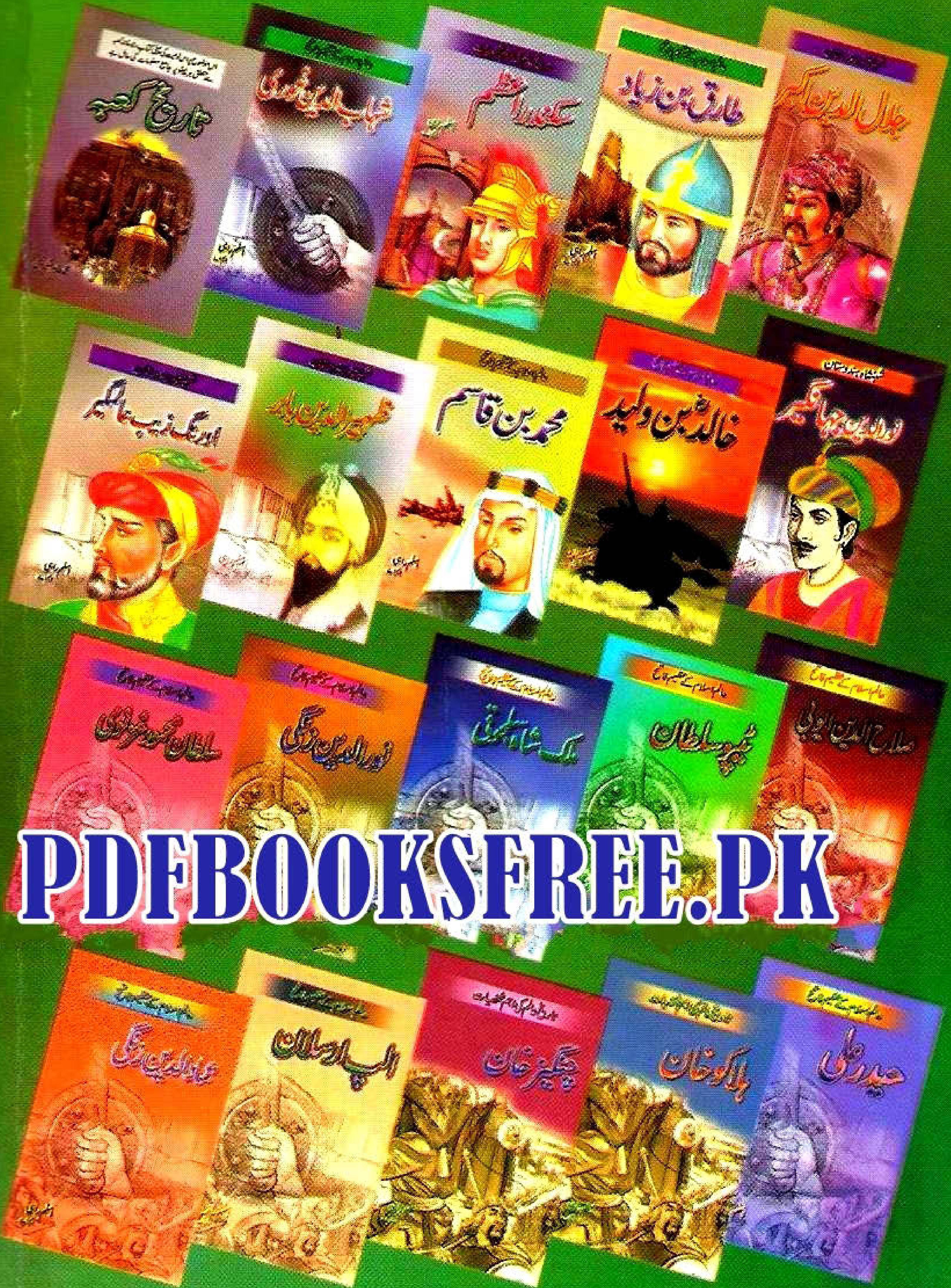

PDFBOOKSFREE.PK

شمع بک ایجنسی نیو اُردو بازار کراچی

Ph:
2773302

www.pdfbooksfree.pk